باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

اہلِ بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

حاصلاتِ تعلّم

These Notes are available on taleemcity.com

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی جان سکیں۔
- ☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ کربلا میں کردار جان سکیں۔
- ☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صفات، عبادت و ریاضت اور دینی و معاشرتی خدمات کے روشن پہلوؤں سے آگاہ ہو کر سبق سیکھ سکیں۔
- ☆ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقصد کی تکمیل میں حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا کردار جان سکیں۔
- ☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و صفات کو اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔
- ☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قائدانہ صلاحیتوں سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے انھیں عملی زندگی کا حصہ بنا سکیں۔

سوال 1: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی بیان کیجیے۔

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خاندان کے عظیم فرد، مشہور تابعی اور اپنے دور کے سب سے بڑے فقیہ و عابد تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پانچ (5) شعبان، اڑتیس (38) ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحب زادے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن ابی طالب کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نام شہربانو ہے۔

پرورش و تربیت

آپ رحمۃ اللہ علیہ دو سال اپنے دادا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش میں رہے۔ دس سال اپنے چچا حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت میں رہے اور تیئیس (23) سال اپنے والد محترم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگرانی میں رہے۔

عبادت و ریاضت

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو عبادت و ریاضت میں بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل ہمیشہ خشیت الٰہی سے لبریز رہتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل بھی پڑھتے تھے۔ کثرت عبادت کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) کے القابات سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تقویٰ و اخلاص کا عالم یہ تھا کہ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔ گھر والوں نے پوچھا کہ آپ پر وضو کے وقت یہ کیفیت کیوں طاری ہو جاتی ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا: تمھیں نہیں معلوم کہ میں کس ذات کے سامنے کھڑا

ہونے جا رہا ہوں؟ آپ ﷫ عبادت میں اس قدر محو ہوتے کہ جب حالتِ نماز میں ہوتے تو کچھ بھی ہو جائے آپ ﷫ کو خبر نہ ہوتی تھی۔

ایک مرتبہ آپ ﷫ سجدے میں تھے کہ پاس ہی آگ لگ گئی۔ لوگوں نے آپ ﷫ کو آواز دی۔ اے ابنِ رسول (خاتم النبیین ﷺ)! آگ لگ گئی، آگ لگ گئی، لیکن آپ ﷫ نے سجدے سے سر نہ اٹھایا، یہاں تک کہ آگ بجھ گئی، جب آپ ﷫ نے نماز مکمل کر لی تو لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو آگ سے اس قدر بے پرواہ کس شے نے کر دیا تھا؟ فرمایا: دوسری آگ نے جو نارِ جہنم ہے۔

فیاضی وفراخ دلی

فیاضی وفراخ دلی آپ ﷫ کا خاص وصف تھا۔ آپ ﷫ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے تھے، فقراء اور اہل حاجت کی دستگیری کے لیے ہمیشہ آپ ﷫ کا دستِ کرم دراز رہتا تھا۔ غربا و مساکین اور دیگر مستحقین کی مدد کرنا آپ ﷫ اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ رات کے اندھیرے میں غربا و مساکین کی ضروریات پوری کرتے تھے اور فرماتے تھے جو صدقہ رات کے اندھیرے میں دیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور سائل تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔ مدینے کے سو گھرانوں کی خفیہ طور پر مستقل کفالت کیا کرتے تھے۔ غلے کے بڑے بڑے بورے اپنی پیٹھ پر لاد کر غریبوں کے گھر پہنچاتے تھے۔ آپ ﷫ کی وفات کے بعد اہل مدینہ کہتے تھے کہ خفیہ خیرات حضرت امام زین العابدین ﷫ کے دم سے تھی۔

اخلاق وصفات

آپ ﷫ صحابہ کرام ﷢ کے عقیدت مند اور علم دین کے بے حد شائق تھے۔ شبہ والی چیزوں سے دامن بچاتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق ﷫ روایت کرتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین ﷫ کی ہمیشہ یہ حالت رہی کہ آپ ﷫ دن کو روزہ رکھتے اور ساری ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ افطار کے وقت جب کھانا اور پانی آپ ﷫ کے سامنے پیش کیا جاتا تو رونے لگتے اور فرماتے کہ میرے باپ اور بھائی بھوکے پیاسے شہید ہوئے۔ افسوس! یہ کھانا اور پانی انھیں نہ ملا۔ یہاں تک کہ بمشکل چند لقمے کھانا کھاتے اور چند گھونٹ ہی پانی پیتے۔

شادی اور اولاد

آپ ﷫ کی پہلی شادی حضرت امام حسن بن علی ﷠ بن ابو طالب کی بیٹی حضرت فاطمہ ﷥ سے ہوئی۔ جب کہ دوسری شادی حمیداں نامی خاتون سے ہوئی۔ آپ ﷫ کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں، جن میں سے حضرت امام محمد باقر ﷫، حضرت عیسیٰ ﷫ اور حضرت زید ﷫ زیادہ مشہور ہیں۔

وفات

حضرت سیدنا امام زین العابدین ﷫ نے پچیس (25) محرم، پچانوے (95) ہجری میں ستاون (57) برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ ﷫ مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں حضرت امام حسن مجتبیٰ ﷠ کے پہلو میں دفن ہیں۔

سوال 2: حضرت امام زین العابدین ﷫ کے علم وفضل پر روشنی ڈالیں۔

جواب: حضرت امام زین العابدین ﷫ اعلیٰ ترین اخلاق اور بلند ترین صفات کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ علم وفضل کے عظیم رتبے پر فائز تھے۔ آپ ﷫ کا خشوع وخضوع، زہد وتقویٰ اور عبادت وریاضت ضرب المثل کا درجہ رکھتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ ﷫ اپنے دور کے سب سے بڑے متقی وفقیہ تھے۔ آپ ﷫ نے علم اور دین کی مسند پر پرورش پائی۔ جب آپ ﷫ نے آنکھ کھولی، ان دنوں مدینہ منورہ میں نامور صحابہ کرام ﷢ اور معروف تابعین موجود تھے۔

تحصیل علم

آپ ﷫ نے بہت سے صحابہ کرام ﷢ اور تابعین عظام سے کسب فیض کیا۔ آپ ﷫ نے ام المومنین حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا، اُم المومنین حضرت اُم سلمیٰ رضی اللہ عنہا اور اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ، اپنے والد محترم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے حدیث مبارکہ کا علم حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے جدامجد حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب سے بھی مرسل روایت کرتے ہیں۔

علم حدیث میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

علم حدیث میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام اس قدر بلند ہے کہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع الصحیح ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی اور مسند احمد بن حنبل سمیت بہت سی کتب حدیث میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث روایت کی گئی ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں علماء و محدثین کی رائے

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے کے بہت بڑے محدث امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ سے افضل خاندانِ قریش میں، میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی افضل شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خانوادۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سیدنا علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ جیسا قدر و منزلت والا کوئی نہیں۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مدینہ منورہ کا نامور فقیہ قرار دیا ہے۔ حضرت ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ عبادت گزاروں کی زینت، قانتین کی علامت، عبادت کا حق ادا کرنے والے اور انتہائی سخی و مشفق تھے۔

مشہور شاعر فرزدق کا نذرانہ عقیدت

حج کے موقع پر جب حاکم وقت ہشام بن عبدالملک نے حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو پہچاننے سے انکار کیا تو عرب کے مشہور شاعر فرزدق نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف کرواتے ہوئے جو قصیدہ پڑھا اس کے چند اشعار یہ ہیں:

هَذَا الَّذِي تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَهُ	یہ وہ ہیں جنھیں مکہ کی سرزمین ان کے قدموں کے نشانات سے پہچانتی ہے۔
وَالْبَيْتُ يَعْرِفُهُ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ	اللہ کا گھر (خانہ کعبہ) اور مکہ سے باہر کی سرزمین اور حرم ان کو پہچانتا ہے۔
هَذَا ابْنُ خَيْرِ عِبَادِ اللهِ كُلِّهِمُ	یہ بہترین بندگانِ خدا کے فرزند ہیں۔
هَذَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ	یہ پرہیزگار، پاک و پاکیزہ اور ہدایت کا پرچم ہیں۔

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد

مدینہ منورہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگردوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ، امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ جیسے جلیل القدر اور عظیم المرتبت علماء شامل ہیں۔ جنھوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر قرآن، روایت احادیث نبویہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احکامات شریعت کا علم حاصل کیا۔ شیخ طوسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک سو بہتر (172) شاگردوں کے نام لکھے ہیں جن میں سے اکثر اپنے زمانے کے معروف محدث و علماء تھے۔

تصانیف

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی اشاعت حدیث کے لیے انجام دی جانے والی گراں قدر خدمات میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں پر مشتمل کتاب ''صحیفہ سجادیہ'' بہت مشہور ہے جو اہل تشیع کے ہاں قرآن مجید اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معروف کتاب ''نہج البلاغہ'' کے بعد اہم ترین اور مقدس ترین کتاب ہے۔ اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چون (54) دعائیں ہیں۔ جامعہ ازہر مصر کے سابق سربراہ نامور مفسر امام سید محمد طنطاوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ: ''میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر و مناجات پڑھے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مخلوق کے عام کلام سے بالا، خاص جذب و کیفیت میں کیے گئے اذکار ہیں۔'' اس کتاب کو ''صحیفہ کاملہ'' بھی کہا جاتا ہے۔

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور اہم تصنیف ''رسالۃ الحقوق'' کے نام سے ہے۔ اس کتاب میں موجود پچاس حقوق کو سات

taleemcity.com

اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ اور زبان وغیرہ کے حقوق، غیر مسلموں کے حقوق، پیشواؤں اور رعایا کے حقوق اور رشتہ داروں کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انسانی زندگی کے جملہ احوال پر مشتمل اپنی عمیق و آفاقی بصیرت سے ایسے حقوق بیان فرمائے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسانوں کو سکونِ قلبی میسر آ سکتا ہے اور وہ ہر قسم کی تکالیف، مصائب اور ایذا رسانیوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

خطبات و تقاریر

اسلام میں دعوت و تبلیغ فرض عین کا درجہ رکھتی ہے۔ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی امامت کا دورانیہ تقریباً چونتیس (34) سال پر مشتمل ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کی نشر و اشاعت، فروغِ دین، تفسیر قرآن اور تبلیغ اسلام کے لیے نا صرف کتب تصنیف فرمائی اور شاگردوں کی تربیت کی بلکہ کمال بردباری اور ہوش مندی سے خطبات و تقاریر کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات میں دربار یزیدی میں خطبہ، شہر کوفہ میں خطبہ، شام میں خطبہ اور مدینہ منورہ میں واپسی کا خطبہ زیادہ مشہور ہیں۔ نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ مدت اسیری میں جس جس شہر سے گزرتے وہاں خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔

اقوالِ زریں

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اقوال مشہور ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1- جو اللہ تعالیٰ کے دیے پر قناعت اختیار کرے وہ لوگوں میں سب سے بڑا غنی ہے۔

2- جو شخص قطع رحمی کرتا ہے اس کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کرو کیوں کہ قرآن مجید میں اس پر لعنت کی گئی ہے۔

3- ہر مسافر کا حق ہے کہ مقیم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں حصہ دار بنائیں۔

4- اجنبی وہ نہیں جو شام و یمن کے شہروں میں اجنبی ہو، اجنبی تو وہ ہے جس کے لیے قبر اور کفن اجنبی ہوں۔

5- اولاد کی تربیت تمھاری ذمہ داری ہے۔ اس فریضے کی بابت تم جواب دہ ہو۔ ان کی بہتر پرورش کرو، نیک آداب سکھاؤ، ان کو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں لاؤ، اس حوالے سے تم جزا یا سزا پاؤ گے۔

6- آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے اس مغرور اور فخر کرنے والے پر تعجب ہوتا ہے جو کل حقیقت میں ایک نطفہ تھا اور آنے والے کل مردار ہو جائے گا۔

7- کچھ لوگ خوف سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، یہ غلاموں کی عبادت ہے۔ کچھ طمع میں عبادت کرتے ہیں، یہ تاجروں کی عبادت ہے۔ کچھ لوگ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عبادت کرتے ہیں، یہی آزاد لوگوں کی عبادت ہے۔

سوال 3: واقعہ کربلا میں امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے کردار پر نوٹ لکھیے۔

جواب: تاریخ اسلامی کا سنگین واقعہ "سانحہ کربلا" اکسٹھ (61) ہجری میں موجودہ عراق میں کربلا کے مقام پر پیش آیا، جس میں اموی حکمران یزید اول کی بھیجی گئی فوج نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے حضرت امام حسین ابن علی رضی اللہ عنہما اور آپ رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کو شہید کر دیا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہتر (72) اصحاب، چند غلام، اہل بیت کے جوان اور کچھ خاندانِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتیں اور بچے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کربلا میں موجودگی

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ واقعہ کربلا کے موقع پر کربلا میں موجود تھے۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تیئس (23) سال تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیمار تھے۔ اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ جنگ میں حصہ نہ لے سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیماری کی شدت اس قدر تھی کہ جب بھی کوئی یزیدی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کرنے کا ارادہ کرتا تو ان ہی میں سے کوئی کہہ دیتا کہ "اس نوجوان کے لیے یہی بیماری کافی ہے، جس میں یہ مبتلا ہے۔"

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے آخری ملاقات

معروف سیرت نگار ابن سعد اپنی کتاب "طبقات" میں بیان کرتے ہیں کہ: "مسلسل بیمار رہنے کے باوجود سیدنا علی بن حسین زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ میدان کربلا میں موجود تھے۔ دس (10) محرم الحرام کو نماز ظہر پر حضرت سیدنا امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے آخری ملاقات کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی انگوٹھی عطا کی اور خاص نصیحتیں کیں لیکن بیماری کی شدت کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ لڑائی میں شرکت نہ کر سکے۔

اسیری کے ایام

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اسیران کربلا کے ساتھ کوفہ و شام لے جایا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ دمشق میں اموی حکمران یزید کے سامنے پیش کیا گیا۔ کوفہ و شام میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی حقانیت اور ظلم و عدل کے موضوعات پر خطبات میں حالات کی تشریح کی اور حقائق واضح کیے۔ یہ خطبات اپنا ایک خاص علمی، ادبی اور روحانی مقام رکھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دیے گئے ان خطبات کے باعث لوگوں کو اہل بیت رسول کی قدر و منزلت اور مقام و مرتبے سے آگاہی ملی۔

اسیری کے بعد

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ واقعہ کربلا کے بعد چونتیس (34) سال حیات رہے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کبھی بھی مشاغل دنیا میں نہ پڑے اور نہ ہی کبھی مسکرائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ واقعہ کربلا کو یاد کر کے روتے رہتے تھے۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ دن کو روزہ رکھتے راتوں کو نماز و عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خادم جب افطار کے لیے کھانا اور پانی لے کر حاضر ہوتا تو فرماتے: رسول اللہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فرزند پیاسے مارے گئے، یہی بات مسلسل دہراتے رہتے اور گریہ کرتے رہتے حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آنسو آب و غذا میں گھل مل جاتے تھے۔" آپ رحمۃ اللہ علیہ وفات تک اسی حال پر قائم رہے۔

These Notes are available on taleemcity.com

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) زین العابدین کا معنیٰ ہے:

(الف) عبادت گزاروں کی زینت (ب) کثرت سے سجدہ کرنے والے
(ج) کثرت سے خرچ کرنے والے (د) صلح کرنے والے

(ii) واقعہ کربلا کے وقت حضرت سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی:

(الف) اکیس سال (ب) تیئس سال (ج) پچیس سال (د) ستائیس سال

(iii) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا:

(الف) رات کے وقت (ب) وضو کرتے وقت (ج) خطبہ دیتے وقت (د) صدقہ ادا کرتے وقت

(iv) حضرت سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق صدقہ:

(الف) اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے (ب) رزق میں اضافہ کرتا ہے
(ج) تنگی دور کرتا ہے (د) غریبوں کا حق ہے

(v) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سپرد خاک ہوئے:

(الف) دمشق میں (ب) بصرہ میں (ج) کوفہ میں (د) مدینہ منورہ میں

taleemcity.com

جوابات: (i) عبادت گزاروں کی زینت (ii) تیئس سال (iii) وضو کرتے وقت
(iv) اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے (v) مدینہ منورہ میں

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا نام اور کنیت لکھیں۔

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی، کنیت ابوالحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سیّد الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔

(ii) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ لقب کس سبب سے ہے؟

جواب: امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی، اس بنا پر اُنھیں ''زین العابدین'' کہا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔

(iii) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی میدان کربلا میں اپنے والد ماجد سے آخری ملاقات کا حال لکھیں۔

جواب: 10 محرم کو نماز ظہر پر سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے آخری ملاقات کی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی انگوٹھی سونپی اور خاص نصیحتیں کیں۔

(iv) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کس وجہ سے کربلا میں جنگ میں شرکت نہ کر سکے؟

جواب: بیماری کی شدت کی بنا پر حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کربلا میں لڑائی میں شرکت نہ کر سکے۔

(v) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

جواب: 25 محرم 95ھ میں آپ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے چچا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پہلو میں جَنّةُ البقیع (بقیع غرقد) مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیں سوال 2

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ کربلا کے بعد خواتین اسلام کو بحفاظت مدینہ منورہ پہنچانے کے موضوع پر گفت گو کریں۔

جواب: امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا خواتین اسلام کو مدینہ پہنچانا

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کربلا سے بیمار چلے، راستے کی تلخیاں بھی برداشت کیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت زینب سے مشورہ کرتے ہوئے اسیروں اور خواتین اسلام کی حفاظت کا طریقہ کار متعین کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر منزل پر تبلیغ کی خدمت سرانجام دیتے، ظلم کی مذمت کرتے، شہادت کو سرمایہ افتخار قرار دیتے، دشمن کی بدکرداری، اور ذلت و حقارت کو عیاں فرماتے۔ جب اسیران کربلا، یتیم بچے، بچیوں، اور امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو یزید کے دربار میں پیش کیا گیا اس وقت یزید مست و مغرور تخت پر بیٹھا تھا، تب امام زین

taleemcity.com

العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "یزید! تیرا کیا خیال ہے، اگر رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اس حال میں دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ یزید شرمندہ ہوگیا اور قیدیوں کی رسیاں کھول دی گئیں۔ یزید نے کچھ دن بعد اسیران کربلا کو ایک صحابی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں مدینہ منورہ روانہ کر دیا۔ مدینے میں سانحہ کربلا، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ اور خواتین اسلام کے قافلے کی خبر پہلے ہی موصول ہو چکی تھی لہٰذا اہل مدینہ نے شہر سے باہر نکل کر اس قافلے کا استقبال کیا۔ ہر آنکھ اشک بار تھی، قافلے میں شامل خواتین غم سے نڈھال تھیں دوسرے دن اسیران کربلا نے روضہ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دی اور درود وسلام کے بعد سانحے کی روداد پیش کی۔

☆ **سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے سیرت وکردار پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں، جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش ولقب، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔**

جواب: **اسم:** علی،

کنیت: ابوالحسن،

لقب: زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا)

ولدیت: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

پیدائش: 38 ہجری، مدینہ منورہ

عمر: 57 برس

اولاد: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں جن میں سے حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ زیادہ مشہور ہیں۔

وفات: 25 محرم 95 ہجری۔

امتیازی خصوصیات:

1- امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت رکھتے تھے۔ تقویٰ عبادات اور خشوع وخضوع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثال آپ تھے۔ اسی بنا پر انھیں زین العابدین کہا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دن کو روزہ رکھتے اور رات عبادت میں بسر کرتے تھے۔

2- دین میں آپ رحمۃ اللہ علیہ امام اور علم کا مینار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا علم وفضل سب کے ہاں مسلمہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور فقیہ ہونے پر اہل اسلام کا اتفاق ہے۔

3- غربا ومساکین اور دیگر مستحقین کی مدد کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔

برائے اساتذہ کرام

☆ **سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی دینی وملی خدمات پر کمرا جماعت میں آگاہ کریں۔**

جواب: عملی کام۔

☆ **سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنوائیں۔ جس میں ان کا اسم گرامی، پیدائش ولقب، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔**

جواب: عملی کام۔

taleemcity.com

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

(A) 61 ہجری میں (B) 62 ہجری میں (C) 63 ہجری میں (D) 38 ہجری میں

-2 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ پوتے ہیں:

(A) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے (B) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے

(C) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے (D) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے

-3 زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب ہے:

(A) کثرت سے ذکر کرنے والا (B) عبادت گزاروں کی زینت

(C) بہت زیادہ حج کرنے والا (D) خیرات کرنے والوں کی زینت

-4 حج کے موقعے پر حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو پہچاننے سے انکار کیا:

(A) ہشام بن عبدالملک نے (B) یحییٰ بن سعید نے (C) عمرو بن دینار نے (D) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے

-5 ''خانوادۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں علی بن حسین رضی اللہ عنہ جیسا قدر و منزلت والا کوئی نہیں'' یہ قول ہے:

(A) حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا (B) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا

(C) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا (D) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا

-6 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے:

(A) صدقہ (B) روزہ (C) نماز (D) حج

-7 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے:

(A) احیاء العلوم (B) نہج البلاغہ (C) صحیفہ سجادیہ (D) صحیفہ صادقہ

-8 ''نہج البلاغہ'' تصنیف ہے:

(A) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی (B) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی (C) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی (D) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کی

-9 واقعہ کربلا پیش آیا:

(A) 61 ہجری میں (B) 62 ہجری میں (C) 63 ہجری میں (D) 64 ہجری میں

-10 سانحہ کربلا کے وقت حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی:

(A) ستائیس سال (B) تیئس سال (C) انتیس سال (D) اکتیس سال

-11 وضو کرتے وقت حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے کا رنگ ہو جاتا:

(A) نیلا (B) سرخ (C) نارنجی (D) متغیر

-12 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ دفن ہیں:

(A) جنت البقیع میں (B) کوفے میں (C) مکے میں (D) دمشق میں

taleemcity.com

13- امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:
(A) مکہ مکرمہ میں (B) مدینہ منورہ میں (C) کربلا میں (D) کوفے میں

14- امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے دو سال گزارے:
(A) اپنے جد امجد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
(B) اپنے چچا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس
(C) اپنے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس
(D) اپنے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

These Notes are available on taleemcity.com

15- امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہاں پرورش پائی:
(A) 13 سال (B) 17 سال (C) 23 سال (D) 21 سال

16- حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ہوتا ہے:
(A) صحابہ میں (B) تابعین میں (C) تبع تابعین میں (D) ائمہ اربعہ میں

17- امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا امام حسن رضی اللہ عنہ کی تربیت میں گزارے:
(A) 13 سال (B) 15 سال (C) 10 سال (D) 5 سال

18- امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہے:
(A) علی (B) احمد (C) عبدالرحمن (D) عبداللہ

19- امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے:
(A) ابویحییٰ (B) ابوموسیٰ (C) ابواسحاق (D) ابوالحسن

20- امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے پڑھا کرتے تھے:
(A) وتر (B) تراویح (C) نوافل (D) سنتیں

21- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ کا نامور فقیہ قرار دیا:
(A) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو (B) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو
(C) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو (D) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو

22- امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں:
(A) حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ (B) نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ (C) امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ (D) سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ

23- امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے آخری ملاقات کی:
(A) 10 محرم کو نماز اشراق پر (B) 10 محرم کو نماز مغرب پر (C) 10 محرم کو نماز ظہر پر (D) 10 محرم کو نماز فجر پر

24- امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی:
(A) 25 محرم 95 ہجری میں (B) 25 ربیع الاول 95 ہجری میں
(C) 25 شوال 95 ہجری میں (D) 25 شعبان 95 ہجری میں

25- وفات کے وقت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تھی:
(A) 67 برس (B) 57 برس (C) 67 برس (D) 47 برس

-26 امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ دفن ہیں:

(A) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پہلو میں
(B) حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں
(C) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پہلو میں
(D) حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں

-27 امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ بیٹے ہیں:

(A) امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے
(B) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے
(C) امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے
(D) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے

جوابات:

(B) -10	(A) -9	(A) -8	(C) -7	(A) -6	(C) -5	(A) -4	(B) -3	(A) -2	(D) -1
(C) -20	(D) -19	(A) -18	(C) -17	(B) -16	(C) -15	(D) -14	(B) -13	(A) -12	(D) -11
			(B) -27	(D) -26	(B) -25	(A) -24	(C) -23	(C) -22	(D) -21

مختصر جوابی سوالات

-1 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ پانچ شعبان اڑتیس ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

-2 حضرت امام علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کو زین العابدین کا لقب کس وجہ سے ملا؟

جواب: حضرت امام علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت وتقویٰ میں بڑی شہرت تھی۔ تقویٰ، عبادت اور خشوع وخضوع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عالم یہ تھا کہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زین العابدین کہا جاتا ہے۔

-3 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش وتربیت کیسے ہوئی؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسال اپنے دادا جان حضرت سیدنا امام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، دوسال اپنے چچا جان حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور تیئس سال اپنے والد محترم حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی تربیت میں گزارے اور مختلف علوم حاصل کیے۔

-4 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے علم وفضل کے بارے میں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے امام اور علم کے مینار تھے۔ فضیلت علم اور عبادت وریاضت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے دور کا سب سے بڑا متقی وفقیہ تسلیم کیا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور کے بہت بڑے محدث امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ سے افضل خاندانِ قریش میں، میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

-5 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور شاگردوں کے نام لکھیے۔

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ، امام زہری رحمۃ اللہ علیہ، عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اور ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے صاحب علم وتقویٰ شامل ہیں۔

-6 واقعہ کربلا کب پیش آیا اور اس وقت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: واقعہ کربلا اکسٹھ (61) ہجری میں پیش آیا اور اس وقت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تیئس (23) سال تھی۔

taleemcity.com

-7 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کس وجہ سے کربلا میں جنگ میں شرکت نہ کر سکے؟

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہونے کے باوجود میدان کربلا میں اپنے ابا جان حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے مگر شدید بیماری کی وجہ سے جنگ میں شریک نہ ہو سکے۔

-8 واقعہ کربلا کے بعد امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کیا حالت رہی؟

جواب: واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی ہمیشہ یہ حالت رہی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دن کو روزہ رکھتے اور رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دیتے۔ اِفطار کے وقت جب کھانا اور پانی سامنے آتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ میرے باپ اور بھائی بھوکے اور پیاسے شہید ہوئے۔ افسوس یہ کھانا اور پانی ان کو نہ ملا اور رونے لگتے، یہاں تک کہ بمشکل چند لقمے کھاتے اور چند گھونٹ پانی پیتے۔

-9 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی دو تصانیف کے نام لکھیے۔

جواب: -1 صحیفہ سجادیہ -2 رسالۃ الحقوق

-10 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "صحیفہ سجادیہ" کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں "صحیفہ سجادیہ" کے نام سے دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب بہت مشہور ہے، جو اہل تشیع میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معروف کتاب "نہج البلاغہ" کے بعد، دوسری اہم ترین کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ نامور مصری مفسر امام طنطاوی لکھتے ہیں کہ "میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر و مناجات پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مخلوق کے عام کلام سے بالا خاص جذب و کیف میں کیے گئے اذکار ہیں۔

-11 حضرت زین العابدین کی کتاب "رسالۃ الحقوق" میں کون کون سے حقوق بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: "رسالۃ الحقوق" میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ، انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ اور زبان وغیرہ اعضا کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

-12 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹوں کے نام لکھیے۔

جواب: -1 حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ -2 حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ

-13 حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ پچیس (25) محرم، پچانوے (95) ہجری کو ستاون (57) برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

-14 حضرت امام زین العابدین کے دو اقوال زریں تحریر کریں۔

جواب: -1 اجنبی وہ نہیں جو شام و یمن کے شہروں میں اجنبی ہوں اجنبی تو وہ ہے جس کے لیے قبر اور کفن اجنبی ہوں۔

-2 ہر مسافر کا حق ہے، کہ مقیم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں حصہ دار بنائیں۔

-15 هٰذَا ابْنُ خَيْرِ عِبَادِ اللهِ كُلِّهِمْ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: یہ بہترین بندگانِ خدا کے فرزند ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلات تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- ☆ تربیتِ نبوی کے نتیجے میں ان کے امتیازی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و صفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوش الحانی کی صفت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ قرآن مجید اور حدیثِ نبوی کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و علمی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔
- ☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوش الحانی کی صفت سے آگاہ ہو کر تجوید کے ساتھ حُسنِ قرأت کا ذوق پیدا کر سکیں۔

سوال 4: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

جواب: نام و کنیت

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس اور کنیت ابوموسیٰ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ اشعر سے تھا، اسی مناسبت سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعری مشہور ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام قیس بن سلیم اور والدہ کا نام طیبہ بنت وہاب تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا تعلق قبیلہ اشعر سے تھا۔ حضرت طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بیٹے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر اسلام قبول کیا اور مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

قبولِ اسلام

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں اعلانِ نبوت فرمایا تو کفارِ مکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانی دشمن بن گئے۔ جوں جوں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوتے گئے کفار و مشرکین کے غیظ و غضب میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ صادق و امین لقب سے پہچانے جانے والے پیغمبرِ رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جادوگر، کاہن اور ساحر جیسے معیوب القاب سے مشہور کرنے کی ناکام کوششیں کرنے لگے، تاکہ لوگ آپ رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب نہ آئیں اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیغامِ حق نہ سنیں، مگر اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو ایمان کی روشنی سے منور کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا ان پر اس کا کوئی اثر نہ ہوتا بلکہ وہ لوگ تکلیف و مشقت برداشت کرتے ہوئے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے اور اسلام قبول کر کے شرفِ صحابیت حاصل کرتے تھے۔ انھی طالبانِ حق میں سے ایک حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر تلاشِ حق میں یمن سے چل کر مکہ مکرمہ پہنچے اور پیغمبرِ رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

خاندان کو دعوتِ اسلام

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے اپنے وطن یمن لوٹ گئے۔ حضرت

taleemcity.com

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے ایک بااثر شخص تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کاوشوں سے آپ رضی اللہ عنہ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یمن سے ایک جماعت کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح خیبر کے بعد مدینہ منورہ واپس آرہے تھے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کی جماعت کو بھی خیبر کے مال غنیمت میں سے حصہ عنایت فرمایا۔

بشارت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ساتھ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خود بھی خوش ہو جاؤ اور اپنے پچھلوں کو بھی یہ خوش خبری سنا دو کہ جو آدمی صدق دل سے یہ گواہی دے گا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی معبود برحق ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (مسند احمد)

بحیثیت عامل تقرری

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن پر عامل مقرر کیا اور فرمایا:

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (صحیح مسلم:4526)

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

اخلاق وعادات

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نہایت متقی پرہیزگار اور نیک سیرت تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ خشیت الٰہی، اتباع رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، توکل، شرم وحیا، سادگی اور امت مسلمہ کی خیر خواہی کے عملی پیکر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اور اکثر گرمیوں میں روزے رکھا کرتے تھے۔

حجۃ الوداع میں شرکت

دس ہجری میں نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا اعلان فرمایا: تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یمن سے حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: عبداللہ بن قیس! کیا تم حج کے ارادے سے آئے ہو؟ انھوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیت کیا تھی؟ انھوں نے عرض کی: جو رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیت ہے، وہی میری نیت ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی ساتھ لائے ہو؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی نہیں، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا، تم طواف اور سعی کر کے احرام کھول دو۔

کارہائے نمایاں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔ بصرہ میں آپ رضی اللہ عنہ نے ایک نہر تعمیر کروائی جو ''نہر ابی موسیٰ'' کے نام سے مشہور ہے۔

شرم وحیا

آپ رضی اللہ عنہ شرم وحیا کے پیکر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حیا کی وجہ سے بہت تاریک جگہ غسل کیا کرتے تھے اور سیدھے کھڑے ہونے

taleemcity.com

سے پہلے کپڑے پہن لیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چھوٹی چادر ہوا کرتی تھی، جسے آپ رضی اللہ عنہ سونے سے پہلے اپنے جسم کے نچلے حصے پر باندھ لیا کرتے تھے تاکہ دورانِ نیند ستر ظاہر نہ ہو۔ (تاریخ ابنِ عساکر)

غزوات میں شرکت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ، غزوۂ حنین اور غزوۂ تبوک میں شرکت فرمائی۔

تلاوت قرآن اور خوش الحانی

قرآن مجید اسلام کے تمام علوم و معارف کا سرچشمہ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اس سے غیر معمولی شغف و انہماک تھا، فرصت کا سارا وقت قرآن مجید کی تلاوت اور اس کی تعلیم میں صرف کرتے تھے۔ یمن کی گورنری کے زمانے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے اور پوچھا آپ رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت کس طرح کرتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 4342)

آپ رضی اللہ عنہ کی آواز اس قدر عمدہ اور سریلی تھی کہ نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے کہ: "ان کو لحن داؤدی سے حصہ ملا ہے۔" آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ رضی اللہ عنہ کا قرآن پاک پڑھنا اس قدر پسند تھا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو جہاں قراءت کرتے ہوئے سنتے، وہیں کھڑے ہو جاتے۔ ایک مرتبہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین وہیں کھڑے ہو گئے اور سن کر آگے بڑھے۔ صبح جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: تم کل قرآن پڑھ رہے تھے، ہم نے تمھاری قراءت سنی تھی اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اگر مجھے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی کا علم ہوتا تو میں آواز میں اور دلکشی پیدا کرتا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں فرمائش کرتے کہ اے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ! قرآن پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد دلاؤ۔ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہے؟ کہا: لوگوں کو قرآن پاک پڑھاتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "وہ بلند مرتبہ آدمی ہیں۔"
(طبقات ابن سعد)

دنیا سے بے رغبتی

آپ رضی اللہ عنہ کئی جگہ گورنری و دیگر عہدوں پر فائز رہے، لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ دنیا طلبی پر فکرِ آخرت کو ترجیح دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نہ تو کوئی جائیداد بنائی اور نہ ہی مال جمع کیا بلکہ ساری زندگی سادگی کو اپنایا۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ کو بصرہ کی گورنری ملی تو اس وقت آپ سیاہی مائل سفید اونٹ پر سواری کرتے ہوئے بصرہ میں داخل ہوئے اور دس سال سے زائد عرصہ گورنری کے منصب پر فائز رہنے کے بعد جب بصرہ سے روانہ ہوئے تو اسی اونٹ پر سوار تھے۔ (سیر اعلام النبلاء)

وفات

چوالیس (44) ہجری ماہِ ذوالحجہ میں علم و عمل اور تقویٰ و پرہیزگاری کا یہ آفتاب اپنی زندگی کی کرنوں کو سمیٹتے ہوئے اہلِ دنیا کی نظروں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اوجھل ہو گیا۔ وفات کے وقت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اکسٹھ (61) برس تھی۔ ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرماں برداری میں زندگی بسر کرنی چاہیے۔

For free notes, test papers, guess papers and other study related material visit taleemcity.com

سوال 5: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی علمی خدمات بیان کریں۔

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نہایت پرہیز گار، متقی، نیک سیرت اور صاحب علم صحابی تھے۔ خوف الٰہی، اتباع رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امت مسلمہ کی خیر خواہی، سادگی، شرم و حیا اور توکل آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے نمایاں پہلو ہیں۔

فضل و کمال

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ان مخصوص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جنھیں بارگاہ رسالت مآب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خاص تقرب و شرف اور پذیرائی حاصل تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ ان چھے افراد میں سے تھے، جنھیں عہد رسالت مآب رضی اللہ عنہ میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''ابوموسیٰ سرتا پا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔'' اسود تابعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے کوفہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو صاحب علم نہیں دیکھا۔

نومسلموں کو تعلیم

آپ رضی اللہ عنہ کی غیر معمولی قرأت کی وجہ سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشہور عالم قرآن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھ، آپ رضی اللہ عنہ کو بھی غیر مسلموں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے کے لیے یمن بھیجا۔

علمی بحثیں

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اہل علم سے اکثر علمی صحبتیں اور علمی بحثیں رہتی تھیں، جس نے آپ رضی اللہ عنہ کے علم کو اور چمکا دیا، یوں تو آپ رضی اللہ عنہ کا علمی حلقہ احباب بہت وسیع تھا مگر ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے خاص طور پر آپ رضی اللہ عنہ علمی گفتگو کیا کرتے تھے۔

اشاعت علم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ساری زندگی قرآن و سنت کی اشاعت اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے مصروف عمل رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا اصول تھا کہ جو کچھ معلوم ہوتا آپ رضی اللہ عنہ اسے ضرور دوسروں تک پہنچاتے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جہاں کہیں چند لوگ اکٹھے مل جاتے آپ رضی اللہ عنہ ان تک کوئی نہ کوئی حدیث پہنچا دیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد تین سو ساٹھ (360) تک پہنچتی ہے۔ اس میں سے پچاس (50) متفق علیہ یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہیں۔

طریقہ تدریس

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا تعلیم دینے کا طریقہ نہایت نرم تھا، اگر کبھی کوئی شخص نادانی سے بھی کوئی اعتراض کرتا تو خفا ہونے کی بجائے نہایت نرمی سے اسے سمجھاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ شامل ہیں۔

دعائے نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی: ''اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہوں کو معاف فرما اور قیامت کے دن ان کا معزز و شریفانہ داخلہ فرما۔'' (صحیح بخاری: حدیث نمبر 4323)

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا اصل نام تھا:

(الف) عبداللہ (ب) زید بن ثابت

(ج) انس بن مالک (د) مالک بن نویرہ

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر کیا:

(الف) یمن کا (ب) بصرہ کا (ج) کوفہ کا (د) مصر کا

(iii) عہدِ رسالت میں کتنے لوگوں کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی؟

(الف) دو (ب) چار (ج) چھے (د) آٹھ

(iv) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:

(الف) عمدہ لہجے میں تلاوتِ قرآن مجید (ب) توکل

(ج) سادگی (د) صبر وتحمل

(v) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) تین سو بیس (ب) تین سو چالیس (ج) تین سو ساٹھ (د) تین سو اسی

جوابات: (i) عبداللہ (ii) یمن کا (iii) چھے

(iv) عمدہ لہجے میں تلاوتِ قرآن مجید (v) تین سو ساٹھ

These Notes are available on taleemcity.com

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام اور کنیت لکھیں۔

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوموسیٰ تھی۔

(ii) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: مکہ مکرمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راہِ حق کی تلاش کے لیے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔

(iii) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے کارہائے نمایاں اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔ بصرہ میں آپ رضی اللہ عنہ نے ایک نہر تعمیر کروائی جو "نہرِ ابی موسیٰ" کے نام سے مشہور ہے۔

(iv) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً اکسٹھ سال تھی۔

(v) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے یمن پر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا۔

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

جواب: دیکھیں سوال 4

(ii) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی علمی خدمات بیان کریں۔

جواب: دیکھیں سوال 5

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی زندگی اور سیرت و کردار پر کمرہ جماعت میں ذہنی آزمائش کے مقابلے کا اہتمام کریں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنوائیں، جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش، القابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

جواب:

اسم گرامی:	عبداللہ
ولدیت:	قیس
پیدائش:	یمن
لقب:	اشعری
مروی احادیث کی تعداد:	360
عمر:	61 سال
وفات:	44 ہجری

امتیازی خصوصیات: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نہایت متقی، پرہیز گار اور نیک سیرت صحابی تھے۔ خشیتِ الٰہی، اتباع رسول خاتم النبیین ﷺ توکل، شرم و حیا، اُمتِ مسلمہ کی خیر خواہی، سادگی، خدمت رسول خاتم النبیین ﷺ تقویٰ اور پرہیز گاری آپ کی سیرت کے نمایاں اوصاف تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بارگاہ رسالت مآب میں خاص قرب حاصل تھا۔ آپ ان چھے افراد میں سے تھے جن کو عہد رسالت میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "ابو موسیٰ سرتا پا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔" نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے قرآن کی قرأت سننا پسند فرماتے تھے۔

taleemcity.com

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام ہے:

(A) جابر بن عبداللہ (B) جعفر طیار (C) معاذ بن جبل (D) عبداللہ بن قیس

-2 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے:

(A) ابوموسیٰ (B) ابوقیس (C) اشعری (D) ابورافع

-3 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے والد کا نام ہے:

(A) جابر بن حیان (B) قیس (C) ابوعلی سینا (D) البیرونی

-4 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا تعلق تھا:

(A) یمن سے (B) مکہ مکرمہ سے (C) مدینہ منورہ سے (D) ایران سے

-5 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا تعلق تھا:

(A) اوس سے (B) خزرج سے (C) اشعری قبیلہ سے (D) قریش سے

-6 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ہے:

(A) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا (B) رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا

(C) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا (D) حضرت طیبہ رضی اللہ عنہا

-7 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی والدہ نے اسلام قبول کیا:

(A) اپنے بیٹے کی دعوت پر (B) اپنی بیٹی کی دعوت پر (C) اپنے بھائی کی دعوت پر (D) اپنے شوہر کی دعوت پر

-8 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت طیبہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی:

(A) یمن میں (B) مکہ مکرمہ میں (C) عراق میں (D) مدینہ منورہ میں

-9 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی کاوشوں سے آپ کے قبیلے کے افراد نے اسلام قبول کیا:

(A) 55 (B) 360 (C) 50 (D) 61

-10 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر سے واپس آ رہے تھے:

(A) مکہ مکرمہ (B) مدینہ منورہ (C) یمن (D) حنین

-11 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو والی مقرر فرمایا:

(A) ایران اور عراق (B) مکہ و مدینہ کا (C) کوفہ اور بصرہ کا (D) شام اور یمن کا

-12 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث مروی ہیں:

(A) 303 (B) 360 (C) 13 (D) 380

-13 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی متفق علیہ احادیث ہیں:

(A) 51 (B) 55 (C) 50 (D) 66

taleemcity.com

-14 عہدِ رسالت مآب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی:

(A) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو (B) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو
(C) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو (D) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو

-15 آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق لحن داؤدی سے حصہ ملا ہے:

(A) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو (B) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو
(C) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو (D) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو

-16 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمائش کر کے قرآن مجید سنا کرتے تھے:

(A) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے (B) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
(C) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (D) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے

-17 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی:

(A) ذوالحجہ 44 ہجری میں (B) محرم 44 ہجری میں (C) رمضان 44 ہجری میں (D) شعبان 44 ہجری میں

-18 وفات کے وقت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی عمر تھی:

(A) 71 سال (B) 67 سال (C) 81 سال (D) 61 سال

جوابات:

(D) -1	(A) -2	(B) -3	(A) -4	(C) -5	(D) -6	(A) -7	(D) -8	(C) -9	(B) -10
(C) -11	(B) -12	(C) -13	(C) -14	(B) -15	(A) -16	(A) -17	(D) -18		

مختصر جوابی سوالات

-1 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف پیش کریں۔

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس اور کنیت ابوموسیٰ تھی۔ یمن کے رہنے والے تھے۔ مکہ مکرمہ آکر اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے متعدد غزوات اور جنگوں میں حصہ لیا۔ نہاوند اور اصفہان فتح کیے۔ بصرہ، کوفہ اور یمن کے گورنر رہے۔

-2 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے خاندان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے والد کا نام قیس ہے اور والدہ کا نام طیبہ رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ آپ کی دعوت پر اسلام لائیں اور مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

-3 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ کتنے لوگوں نے اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یمن سے مکہ مکرمہ آئے، نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے اور اسلام قبول کر لیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ اپنے خاندان والوں کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے آپ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔

-4 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ کس کو یمن کا عامل مقرر کیا اور اس موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے والی یمن مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا:

taleemcity.com

ترجمہ: ”تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔“

-5 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے کارہائے نمایاں تحریر کریں۔

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر کیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں ایک نہر تعمیر کروائی جو ”نہر ابی موسیٰ“ کے نام سے مشہور ہے۔

-6 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے اخلاق و عادات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: آپ رضی اللہ عنہ نہایت متقی، پرہیزگار، نیک سیرت اور صاحب علم صحابی تھے۔ خشیت الٰہی، اتباع رسول خاتم النبیین ﷺ، امت مسلمہ کی خیر خواہی، شرم و حیاء، سادگی اور توکل و پرہیزگاری آپ رضی اللہ عنہ کے کردار کی نمایاں خوبیاں ہیں۔

-7 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے علمی مقام کو اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں خاص قرب حاصل تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ان چھے افراد میں شامل تھے، جن کو عہد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: ”ابوموسیٰ (رضی اللہ عنہ) سرتاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔“

-8 اشاعت علم میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کردار تحریر کریں۔

جواب: قرآن و سنت کی اشاعت اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ رضی اللہ عنہ زندگی بھر کوشاں رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا اصول تھا کہ جو کچھ کسی کو معلوم ہے وہ ضرور دوسروں تک پہنچنا چاہیے۔ جہاں کہیں آپ رضی اللہ عنہ کو چند لوگ اکٹھے مل جاتے آپ رضی اللہ عنہ ان تک کوئی نہ کوئی حدیث پہنچا دیتے۔

-9 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کل کتنی احادیث روایت کی ہیں، اُن میں سے متفق علیہ کتنی ہیں؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے 360 احادیث روایت کی ہیں، جن میں سے 50 متفق علیہ ہیں۔

-10 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خوش الحانی کے بارے میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی آواز اس قدر عمدہ و سریلی تھی کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں کہ: ”ان کو لحن داؤدی سے حصہ ملا ہے۔“ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا قرآن مجید پڑھنا اس قدر پسند تھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ ان کو جہاں قراءت کرتے ہوئے سنتے، وہیں کھڑے ہو جاتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں فرمائش کر کے ان سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔

-11 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کتنی عمر اور کب وفات پائی؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔

-12 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت کریں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- ☆ تربیتِ نبوی کے نتیجے میں ان کے امتیازی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے اخلاق و صفات اور عبادت و ریاضت سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے مجموعہ احادیث "صحیفہ صادقہ" کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔
- ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی دینی و علمی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی عبادت و ریاضت سے سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔
- ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی تدوینِ حدیث کی خدمات کو جان کر علمِ حدیث میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

سوال 6: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا شمار شمعِ رسالت خاتم النبیین ﷺ کے اُن پروانوں میں ہوتا ہے جو آسمانِ علم و فضل کے آفتاب و مہتاب تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو محمد و ابو عبدالرحمن تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہے جو قریش کے سرداروں میں سے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔ فاتحِ مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ شجاعت و بہادری، تدبیر و حکمت، بصیرت و ذکاوت اور عسکری مہارت رکھنے کے باعث تاریخِ اسلامی کی نہایت قد آور شخصیت کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔

زہد و تقویٰ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے زہد و تقویٰ اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے خاص شہرت رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ خشیتِ الٰہی و محبتِ الٰہی، حبِ رسول و اتباعِ رسول (خاتم النبیین ﷺ)، شوقِ عبادت و ریاضت، فیاضی و ایثار، تواضع و انکساری، استغنا و قناعت، سادگی و حق گوئی اور علم و معرفت میں بلند مقام رکھتے تھے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی مصاحبت سے جو وقت بچتا اسے یادِ حق میں صرف کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے والد نے بارگاہِ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں آپ رضی اللہ عنہ کی راہبانہ زندگی کی شکایت کی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

"عبداللہ روزے رکھو اور افطار کرو، نمازیں پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو یہی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے" (صحیح بخاری: 6134)

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمھاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے، تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ امید ہے تمھاری عمر لمبی ہوگی، تمھارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں

For free notes, test papers, guess papers and other study related material visit taleemcity.com

تین روزے رکھو، کیوں کہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔ اس طرح ساری زندگی کا روزہ ہو جائے گا۔ آپ (رضی اللہ عنہ) نے عرض کی: یا رسول اللہ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پھر ہر ہفتے تین روزے رکھا کرو۔ آپ (رضی اللہ عنہ) نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: حضرت داؤد (علیہ السلام) جیسا روزہ رکھو، آپ (رضی اللہ عنہ) نے عرض کی! حضرت داؤد (علیہ السلام) کا روزہ کیسا تھا؟ فرمایا: ایک دن روزہ ایک دن افطار یعنی آدھی عمر کے روزے۔

اہل بیت اطہار (رضی اللہ عنہم) سے محبت

آپ (رضی اللہ عنہ) اہل بیت اطہار (رضی اللہ عنہم) سے بہت زیادہ محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ حضرت رجا (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) اور حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) نے حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کو مسجد نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا: ''کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہیں؟'' لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا: ''وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں'' یعنی حضرت امام حسین بن علی (رضی اللہ عنہما)۔

ذریعہ معاش

حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) کو اپنے والد سے وراثت میں بہت زیادہ دولت اور طائف میں ایک جاگیر ملی تھی۔ جس کی قیمت کا سرسری تخمینہ دس لاکھ درہم تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) کی طرف سے یہاں زراعت ہوتی تھی۔

غزوات میں شرکت

آپ (رضی اللہ عنہ) نے شام کی فتح میں حصہ لیا اور جنگ یرموک میں نہایت جانبازی کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) نے اس جنگ میں اپنا علم قیادت آپ (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ جنگ صفین میں بھی آپ (رضی اللہ عنہ) نے شرکت کی۔

وفات

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) نے پینسٹھ (65) ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔ لوگوں نے آپ (رضی اللہ عنہ) کو گھر میں ہی دفن کر دیا کیوں کہ اس زمانے میں مروان بن الحکم اور حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) کی فوجوں میں شدید جنگ ہو رہی تھی اور جنازہ عام قبرستان تک پہنچانا بہت مشکل تھا۔ (تذکرۃ الحفاظ)

سوال 7: حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) کی علمی خدمات تحریر کریں۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) اپنے علم وفضل کے لحاظ سے طبقہ صحابہ میں خاص مقام رکھتے تھے۔ آپ (رضی اللہ عنہ) اپنے فضل وکمال، تدبیر و حکمت اور علمی فہم وفراست میں اتنے بلند مرتبے پر فائز تھے کہ بڑے بڑے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) بھی آپ (رضی اللہ عنہ) پر رشک کیا کرتے تھے۔

مصاحبت رسول خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آپ (رضی اللہ عنہ) اکثر وقت دربار رسالت مآب خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں گزارتے تھے اور جو الفاظ نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زبان مبارک سے ادا ہوتے تھے آپ (رضی اللہ عنہ) انھیں لکھ لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ قریش کے چند بزرگوں نے آپ (رضی اللہ عنہ) کو منع کیا اور کہا: تم اللہ کے رسول خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جو کچھ سنتے ہو لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کبھی غصے کی حالت میں بات کر رہے ہوتے ہیں اور کبھی معمول کی حالت میں۔ اس پر آپ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم لکھ لیا کرو،

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میرے منہ سے حق کے سوا کوئی بات ادا نہیں ہوتی۔ (مسند احمد: حدیث نمبر 11815)

علم و فضل

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے زہد و تقویٰ اور علم و فضل کی وجہ سے بہت زیادہ مشہور تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی مادری زبان کے علاوہ عبرانی زبان پر بھی خاص دسترس حاصل تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تورات و انجیل کو بھی پڑھ رکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اس قدر احادیث یاد تھیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد تھیں کیوں کہ وہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو کچھ سنتے تھے لکھ لیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد تقریباً سات سو (700) ہے جس میں سے (17) متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم دونوں میں ہیں۔

حلقہ درس

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا حلقہ درس نہایت وسیع تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے حلقہ درس میں شرکت کرنے کے لیے لوگ دور دراز کے ممالک سے سفر کر کے حاضر ہوتے اور حدیث مبارکہ کا علم حاصل کرتے تھے۔

شاگردوں سے شفقت و محبت

آپ رضی اللہ عنہ اپنے شاگردوں کے ساتھ نہایت شفقت و محبت سے پیش آتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کے گرد بہت بڑا ہجوم جمع تھا۔ ایک شخص اس کو چیرتا ہوا آگے بڑھا، لوگوں نے اسے روکا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو آنے دو، غرض وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھا اور بولا کہ: رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی فرمان یاد ہو تو بیان کیجیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ: ''سب سے افضل اسلام اس مسلمان کا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ و سالم رہیں۔'' (مسند احمد: حدیث نمبر 98)

صحیفہ صادقہ کی تدوین

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات و ملفوظات کا ایک مجموعہ تیار کیا، جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے کوئی بھی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس سے دیکھ کر جواب دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس مجموعے کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ یہ وہ صحیفہ حق ہے جس کو میں نے تنہا رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر جمع کیا ہے۔ اس صحیفے میں تقریباً ایک ہزار احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

ارباب علم کی قدر شناسی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے ذی علم معاصرین کی نہایت عزت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو بولے: تم لوگوں نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جس کو میں اس دن سے بہت دوست رکھتا ہوں، جس دن سے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید چار آدمیوں سے پڑھو: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے جو، ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے۔

(صحیح بخاری: حدیث نمبر: 3758)

آپ رضی اللہ عنہ کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہمارے لیے سبق ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات و احکامات کی روشنی میں زندگی بسر کریں اور ترویج و اشاعت دین کے لیے نمایاں کردار ادا کریں۔ اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی ہے۔

taleemcity.com

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) **حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے:**

(الف) ابو عبدالرحمٰن (ب) ابو عبداللہ (ج) ابو بکر (د) ابو زید

(ii) **حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا:**

(الف) زہد و تقویٰ (ب) سادگی (ج) صبر و تحمل (د) شکر و قناعت

(iii) **حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟**

(الف) آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب (ب) آسمان کا ستارہ

(ج) اہل دنیا کا محبوب ترین شخص (د) جنت کے نوجوانوں کے سردار

(iv) **صحیفہ صادقہ مرتب کرنے والی شخصیت ہیں:**

(الف) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (د) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

(v) **حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہمارے لیے سب سے اہم سبق ہے:**

(الف) صبر و تحمل کا (ب) عفو و درگزر کا (ج) علم و فن سے محبت کا (د) سادگی کا

جوابات: (i) ابو عبدالرحمٰن (ii) زہد و تقویٰ (iii) آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب

(iv) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ (v) علم و فن سے محبت کا

سوال 2: مختصر جواب دیں:

These Notes are available on taleemcity.com

(i) **حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے والد اور والدہ کا نام لکھیں۔**

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عمرو بن العاص اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔

(ii) **حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے زہد و تقویٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا نمایاں پہلو زُہد و تقویٰ تھا۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصاحبت سے جو وقت باقی بچتا، وہ یادِ الٰہی میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد نے بارگاہِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ رضی اللہ عنہ کی راہبانہ زندگی کی شکایت کی تو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

"عبداللہ! روزے رکھو اور افطار کرو، نمازیں پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو یہی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے۔"

(iii) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی اہل بیت اطہار سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔

جواب: حضرت رجاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی (خاتم النبیین ﷺ) میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی (خاتم النبیین ﷺ) میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا: ''کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا: ''وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رضی اللہ عنہما۔''

(iv) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی علم حدیث کے حوالے سے خدمات واضح کریں۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ارشادات و ملفوظات کا ایک مجموعہ جمع کیا، جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے، چناں چہ جب آپ رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس میں سے دیکھ کر جواب دیتے تھے۔
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس مجموعے کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ یہ وہ صحیفہ حق ہے جس کو میں نے تنہا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے سن کر جمع کیا تھا۔

(v) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 6

(ii) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی علمی خدمات تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 7

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ اساتذہ کی مدد سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے صحیفہ صادقہ کی روشنی میں کمرا جماعت میں تدوین حدیث کے بارے میں مذاکرے کا اہتمام کریں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حیات مبارکہ پر مشتمل چارٹ بنوائیں، جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش و القابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

جواب: عملی کام۔

taleemcity.com

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے والد کا نام ہے:

(A) حضرت عمرو بن العاص ؓ (B) حضرت ابوبکر صدیق ؓ
(C) حضرت عثمان غنی ؓ (D) حضرت عبدالرحمن ؓ

-2 حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کی والدہ کا نام ہے:

(A) حضرت ہاجرہ (B) حضرت میمونہ (C) ریطہ بنت منبہ (D) حضرت مریم

-3 حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے مطابق آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہیں:

(A) حضرت جبرئیل علیہ السلام (B) حضرت امام حسین ؓ
(C) حضرت میکائیل علیہ السلام (D) حضرت عزرائیل علیہ السلام

-4 حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے مرتب کیا:

(A) رسالۃ الحقوق (B) نہج البلاغہ (C) احسن البیان (D) صحیفہ صادقہ

-5 حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(A) تقریباً سات سو (B) تقریباً ایک ہزار (C) تقریباً نو سو (D) تقریباً پانچ سو

-6 حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کو عبور تھا:

(A) فارسی زبان پر (B) ترکی زبان پر (C) عبرانی زبان پر (D) آریائی زبان پر

-7 حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے حلقہ درس میں شرکت کے لیے لوگ آتے تھے:

(A) دور دراز کے ممالک سے (B) شام سے (C) عرب سے (D) ایران سے

-8 حضرت عمرو بن العاص ؓ تھے:

(A) فاتح شام (B) فاتح مصر (C) فاتح ایران (D) فاتح خیبر

-9 حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فوت ہوئے:

(A) 63 ہجری میں (B) 65 ہجری میں (C) 68 ہجری میں (D) 61 ہجری میں

-10 حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے وفات پائی:

(A) مدینہ منورہ میں (B) مکہ مکرمہ میں (C) بصرہ میں (D) فسطاط میں

جوابات:

(D) -10	(B) -9	(B) -8	(A) -7	(C) -6	(A) -5	(D) -4	(B) -3	(C) -2	(A) -1

مختصر جوابی سوالات

-1 حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کا نام اور کنیت بتائیے۔

جواب: آپ ؓ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو محمد اور ابو عبدالرحمن تھی۔

-2 حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے نمایاں پہلو کون سے ہیں؟

جواب: زہد و تقویٰ اور علم و فضل حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے نمایاں پہلو ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے تھے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔

-3 حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے والد کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کی راہبانہ زندگی کی شکایت پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: پیغمبر رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: ''عبداللہ! روزے رکھو اور افطار کرو، نمازیں پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو یہی میرا طریقہ ہے۔ جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے۔''

-4 حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کی مروی احادیث کتنی ہیں اور ان میں متفق علیہ کتنی ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد سات سو (700) ہے، جن میں سے سترہ (17) متفق علیہ ہیں۔

-5 صحیفہ صادقہ کا مختصر تعارف بیان کیجیے۔

جواب: صحیفہ صادقہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا مرتب کردہ احادیث کا مجموعہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ جو بات رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سنتے تھے اسے لکھ لیا کرتے تھے۔ اس صحیفے میں تقریباً ایک ہزار (1000) احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

-6 حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو کون کون سی زبانوں پر عبور تھا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو اپنی مادری زبان عربی کے علاوہ عبرانی پر بھی عبور تھا۔

-7 احادیث لکھنے سے منع کرنے پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لکھ لیا کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، میرے منہ سے حق کے سوا کوئی بات ادا نہیں ہوتی۔''

-8 حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ صحیفہ صادقہ سے دیکھ کر اس کا جواب دیتے تھے۔

-9 حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ صحیفہ صادقہ کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ صحیفہ صادقہ کے بارے میں فرماتے تھے کہ وہ صحیفہ حق ہے، جس کو میں نے تنہا رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سن کر جمع کیا تھا۔

-10 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو مجھ سے زیادہ احادیث یاد تھیں۔

taleemcity.com

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- ☆ تربیت نبوی کے نتیجے میں ان کے امتیازی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ☆ حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے واقعات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری (حبشہ و روم) کو جان کر اس کے آداب کے بارے میں جان سکیں۔
- ☆ حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی خدمات کو سمجھ کر عملی زندگی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

سوال 8: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب کی مشہور و معروف شخصیات میں سے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور کنیت ابو اُمیہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام اُمیہ بن خویلد تھا۔ قریش مکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہایت بہادر، شجاع، شریف، ذہین، فطین اور فعال سمجھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عہدِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) میں ممتاز سیاسی خدمات سرانجام دیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع شروع میں اسلام اور مسلمانوں کے مخالف تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور جرأت و بہادری اور شجاعت و پامردی کے جوہر دکھائے۔ غزوۂ احد کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صادق و امین پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

سفیرِ اسلام

کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں سفارت کاری کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سفارت کاری کے ذریعے ہی دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی، سیاسی اور ثقافتی تعلقات قائم کیے جاتے ہیں۔ پیغمبرِ رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خارجہ پالیسی کا اہم نکتہ اسلام کا غلبہ اور اس کی بالادستی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو ختم کرنا تھا۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اشاعتِ اسلام، امن و سلامتی کے قیام، مختلف اقوام کے اسلام کے لیے ردِعمل کا جائزہ لینے اور ان کے ساتھ باہمی تعلقات کا رخ متعین کرنے کے لیے اپنے سفرا کے ذریعے وقت کی بڑی بڑی سلطنتوں کے حکمرانوں، نیم خود مختار ریاستوں کے امراء اور قبائل کے سرداروں کے ساتھ سفارتی رابطے قائم کیے۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے چھے ہجری میں حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں نجاشی کو دعوتِ اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔ نجاشی نے نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

شاہِ حبشہ کا دعوت اسلام کو قبول کرنا اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ عقیدت و محبت کا اظہار کرنا، کامیاب سفارت کاری کے باعث ہی ممکن ہوا تھا۔

سریہ میں شرکت

نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔

ایک اعرابی نے ابوسفیان کے حکم پر نبی مکرم خاتم النبیین ﷺ کو مسجد نبوی میں نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اس کے ارادے کو پہلے ہی بھانپ گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے گرفتار کر لیا۔

اس سازش کا اصل محرک ابوسفیان تھا۔ اسی لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمہ بن اسلم رضی اللہ عنہ کو اس شرارت کے بانی ابوسفیان کو قتل کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ کیا مگر قریش مکہ کو خبر ہونے کی وجہ سے یہ لوگ واپس پلٹ آئے۔ راستے میں ان لوگوں کی ملاقات عبداللہ بن مالک اور بنو ہذیل کے ایک آدمی سے ہوئی۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مالک اور حضرت مسلمہ بن اسلم رضی اللہ عنہ نے دوسرے شخص (بنو ہذیل کے آدمی) کو قتل کر دیا۔

شجاعت و بہادری

آپ رضی اللہ عنہ شجاعت و بہادری اور جرأت و دلیری کی وجہ سے عرب کے ممتاز لوگوں میں شامل تھے، اس لیے رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ اہم ترین امور کی تکمیل آپ رضی اللہ عنہ کے سپرد فرماتے تھے۔

فضل و کمال

آپ رضی اللہ عنہ محبت الٰہی اور محبت رسول خاتم النبیین ﷺ کے جذبے سے سرشار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اتباع رسول اور سنت نبوی خاتم النبیین ﷺ کی ہمیشہ پاسداری کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے مروی بیس (20) احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

وفات

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی وفات ساٹھ (60) ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

مشقی سوالات کے جوابات

These Notes are available on taleemcity.com

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت عمرو بن اُمیّہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے:

(الف) ابوامیہ (ب) ابوبکر (ج) ابوسلمہ (د) ابوعبدالرحمٰن

(ii) حضرت عمرو بن اُمیّہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا:

(الف) غزوۂ احد کے بعد (ب) غزوۂ خیبر کے بعد (ج) غزوۂ تبوک کے بعد (د) غزوۂ حنین کے بعد

(iii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا:

(الف) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو (ب) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو

(ج) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کو (د) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو

(iv) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) بیس (ب) چالیس (ج) ساٹھ (د) اسی

(v) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات ہے:

(الف) اٹھاون ہجری (ب) ساٹھ ہجری (ج) باسٹھ ہجری (د) چونسٹھ ہجری

جوابات: (i) ابو امیہ (ii) غزوۂ احد کے بعد (iii) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کو (iv) بیس (v) ساٹھ ہجری

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: آپ رضی اللہ عنہ کا نام عمرو، کنیت ابو اُمیہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام اُمیہ بن خویلد تھا۔ حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔

(ii) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(iii) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: 6 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں نجاشی کو دعوت اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے نام نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔ نجاشی نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

(iv) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی شجاعت و بہادری کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔

جواب: حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔ ابو سفیان کے حکم پر ایک اعرابی نے مسجد نبوی میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس کے حملہ کرنے سے پہلے ہی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ارادہ بھانپ لیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے گرفتار کر لیا، چوں کہ اس سازش کا اصل محرک ابو سفیان تھا، لہٰذا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمہ بن اسلم رضی اللہ عنہ کو ابو سفیان کا کام تمام کرنے کے لیے مکہ مکرمہ بھیجا، لیکن وہاں پر قریش مکہ کو خبر ہونے کی وجہ سے یہ لوگ واپس نکل آئے۔ راستے میں ان لوگوں کی ملاقات عبداللہ بن مالک اور بنو ہذیل کے ایک آدمی سے ہوئی، حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ کا سر قلم کر دیا۔

حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ شجاعت و بہادری اور جرأت و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے۔

(v) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

taleemcity.com

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 8

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ گوگل میپ/نقشہ/گلوب کی مدد سے مدینہ منورہ سے حبشہ اور روم کے جغرافیائی فاصلے کی نشان دہی کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام ہے:

(A) امیہ بن خویلد (B) آصف بن برخیا (C) یوسف بن یعقوب (D) عطا بن یزید

-2 حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے تھے:

(A) دوست (B) ہمدرد (C) مخالف (D) ساتھی

-3 حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے:

(A) غزوۂ بدر کے بعد (B) غزوۂ احد کے بعد (C) غزوۂ احزاب کے بعد (D) غزوۂ تبوک کے بعد

-4 کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے:

(A) سفارت کاری کو (B) درآمدات کو (C) تجارت کو (D) برآمدات کو

-5 شاہ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا گیا:

(A) حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو (B) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو

(C) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو (D) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کو

-6 نجاشی کو میزبانی کی سفارش کی گئی:

(A) مہاجرین کی (B) قبیلہ اوس کی (C) انصار کی (D) سرداران قریش کی

taleemcity.com

-7 نجاشی کو بھیجے گئے خط میں پیغام بھی شامل تھا:

(A) حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا کے نکاح کا
(B) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا
(C) حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا
(D) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا

-8 شاہ حبشہ نجاشی نے اسلام قبول کیا:

(A) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر
(B) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر
(C) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر
(D) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر

-9 حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے شرکت کی:

(A) ایک سریہ میں
(B) ایک جنگ میں
(C) ایک دعوت میں
(D) ایک مہم میں

-10 ابوسفیان کے حکم پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کی:

(A) ایک انصاری نے (B) ایک قریشی نے (C) ایک مہاجر نے (D) ایک اعرابی نے

-11 مکہ سے واپسی پر حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا:

(A) عبداللہ بن مالک کو (B) عبداللہ بن ابی کو (C) امیہ بن خلف کو (D) حلال بن سوید کو

-12 حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی:

(A) 60 ہجری میں (B) 70 ہجری میں (C) 63 ہجری میں (D) 66 ہجری میں

-13 حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد ہے:

(A) 20 (B) 300 (C) 100 (D) 50

-14 حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی:

(A) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں
(B) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دور میں
(C) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں
(D) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں

جوابات:

-1 (A)	-2 (C)	-3 (B)	-4 (A)	-5 (D)	-6 (A)	-7 (C)	-8 (B)	-9 (A)	-10 (D)
-11 (A)	-12 (A)	-13 (A)	-14 (C)						

مختصر جوابی سوالات

-1 حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کا نام و کنیت لکھیے اور آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام بتائیے۔

جواب: آپ رضی اللہ عنہ کا نام عمرو اور کنیت ابوامیہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام امیہ بن خویلد تھا۔

-2 نجاشی کے دربار میں کس کو اور کب سفیر بنا کر بھیجا گیا؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے چھے (6) ہجری میں حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔

taleemcity.com

3- نجاشی کو خط میں کیا پیغام بھیجا گیا؟

جواب: اس خط میں نجاشی کو دعوت اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے نام نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔

4- نجاشی نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعوت کا کیا جواب دیا؟

جواب: نجاشی نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

5- "سریہ" کسے کہتے ہیں؟

جواب: سریہ عربی زبان کا لفظ ہے، جس کا معنی فوج کے چھوٹے سے ٹکڑے یا لشکر کے حصے کے ہیں۔ سریہ اس لشکر کو کہتے ہیں جس میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنا کر بھیجا ہو لیکن بذات خود شرکت نہ فرمائی ہو۔

6- ابوسفیان کا کام تمام کرنے کے لیے بھیجے گئے سریہ کے بارے میں بتائیے۔

جواب: ابوسفیان کا کام تمام کرنے کے لیے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمہ بن اسلم رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ بھیجا گیا لیکن قریش مکہ کو خبر ہونے کی وجہ سے یہ لوگ واپس نکل آئے۔ راستے میں ان لوگوں کی ملاقات عبداللہ بن مالک اور بنو ہذیل کے ایک آدمی سے ہوئی، حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ کا سر قلم کر دیا۔

7- شاہ حبشہ نجاشی نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بارے میں کیا کہا؟

جواب: شاہ حبشہ نجاشی نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بارے میں نجاشی نے کہا: "میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور وہی نبی ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔

8- حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کے فضل و کمال کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ محبت الٰہی اور محبت رسول کے جذبے سے سرشار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے مروی بیس (20) احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

9- حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی وفات کب ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ کہاں دفن ہوئے؟

جواب: آپ رضی اللہ عنہ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

10- حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی سے ہمیں محبت الٰہی اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خاتم النبیین کا سبق ملتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق بسر کریں۔

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

حضرت شفا، حضرت اُمِ سُلیم اور حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ مذکورہ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حالاتِ زندگی اور مقام و مرتبہ سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ مذکورہ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی سیرت و معاشرتی کردار سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ عہدِ نبوی میں خواتین کو تحصیلِ علم اور معاشرتی کردار ادا کرنے کے یکساں مواقع فراہم کیے جانے کی حوصلہ افزائی کا ادراک کر سکیں۔
- ☆ مذکورہ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی علمی و ملی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ مذکورہ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے معاشرتی کردار کے بارے میں جان کر اپنی عملی زندگی میں ان کے کردار کی پیروی کر سکیں۔
- ☆ ان کی علمی و ملی خدمات سے متاثر ہو کر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے جذبے سے سرشار ہو کر معاشرے میں کردار ادا کر سکیں۔

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سوال 9: حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت و کردار پر نوٹ لکھیں۔

جواب: نام و نسب

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام شفا اور والد کا نام عبداللہ بن عبد الشمس تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان عدی سے تھا۔

نکاح اور قبولِ اسلام

حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت ابوحشمہ بن حذیفہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان خوش قسمت ترین خواتین میں سے تھیں جنھوں نے ہجرتِ نبوی سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔

حُبِّ رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم)

حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بہت زیادہ محبت تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کبھی کبھی ان کے گھر میں تشریف لے جاتے تھے۔ انھوں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لیے الگ بچھونا بنا رکھا تھا، جس پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا پسینہ مبارک جذب ہوتا تھا، جس سے انتہائی اعلیٰ خوشبو آیا کرتی تھی، یقیناً پیغمبرِ رحمت کی استعمال کردہ اشیاء متبرک ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت احتیاط سے اپنے پاس محفوظ رکھا۔

بازارِ مدینہ کی اوّلین منتظم

مدینہ منورہ کے بازار میں قیمتوں میں توازن قائم رکھنے اور اشیائے ضروریہ کے معیار کو برقرار رکھنے کے لیے حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو منتخب کیا گیا جو اس منصب کے لیے سب سے موزوں ترین شخصیت تھیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہدِ مبارک میں اس محترم خاتون کو اس قومی فرض کی ادائیگی میں ہر قسم کی مدد فراہم کی۔

taleemcity.com

فضل وکمال

آپ رضی اللہ عنہا عاقلہ، فاضلہ اور فقیہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا زمانہ جاہلیت سے ہی لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی دوست تھی آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو لکھنا سکھایا تھا۔ حضرت شفا رضی اللہ عنہا نے نبی رحمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے چند احادیث روایت کی ہیں، حضرت شفا رضی اللہ عنہا کی مرویات کی تعداد بارہ (12) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا صاحب الرائے تھیں، آپ رضی اللہ عنہا کو بارگاہ نبوی میں جو تقرب حاصل تھا، اس وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کی بڑی تعظیم وتکریم کی جاتی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر آپ رضی اللہ عنہا سے اہم مسائل میں مشورہ لیا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہا کی رائے کی بہت تعریف کرتے تھے۔

تحفہ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت شفا رضی اللہ عنہا کو ایک مکان عنایت فرمایا جس میں آپ رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقیم رہیں۔

عورت کی ذمہ داری صرف امور خانہ داری، شوہر اور بچوں کی خدمت گزاری تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے اپنا کردار ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ ابتدائے اسلام میں دعوت وتبلیغ کا فریضہ جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ادا کیا، اسی طرح یہ فریضہ صحابیات رضی اللہ عنہن نے بھی اسی جذبہ ولگن سے سرانجام دیا بلکہ بعض معاملات میں وہ ان سے سبقت لے گئیں۔ عصر حاضر کی خواتین صحابیات رضی اللہ عنہن کو بطور نمونہ قبول کریں تو وہ اسلام سے صحیح معنوں میں متاثر ہو سکیں گی اور وہ موجودہ دور کے اثرات سے بے نیاز ہو کر خالص اسلامی اخلاق اور اسلامی تمدن کا نمونہ بن جائیں گی۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا

سوال 10: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں۔

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے انتہا محبت کرتی تھیں، آپ رضی اللہ عنہا نے اوائل اسلام میں مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے انصار کی پہلی مسلمان خاتون ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

نام، کنیت اور نسب

آپ رضی اللہ عنہا کا نام سہلہ یا رملہ تھا اور لقب غمیصا اور رمیصا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام ملحان بن خالد تھا اور آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا آبائی نسبت کی وجہ سے حضور نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خالہ مشہور تھیں۔

پہلا نکاح

اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح مالک بن نضر سے ہوا وہ مشرک تھا، مالک اپنے آبائی مذہب پر قائم رہنا چاہتا تھا اور آپ رضی اللہ عنہا اسلام قبول کرنے پر اصرار کرتی تھیں، اسی وجہ سے مالک ناراض ہو کر شام چلا گیا اور وہیں انتقال ہو گیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ انھی سے پیدا ہوئے۔

دوسرا نکاح

ابتدائے اسلام میں دعوت وتبلیغ دین کا فریضہ جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ادا کیا اس طرح بلکہ اس سے بھی کئی گنا بڑھ کر یہ فریضہ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے سرانجام دیا، خاتون کی ذمہ داری نیکی کی دعوت اور برائی سے روکنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو صورت وسیرت کے ساتھ ساتھ بہت سی صلاحیتوں، صبر واستقلال، مضبوط عزائم اور قوت ارادی سے نوازا تھا۔ بیوہ

ہونے کے باوجود مدینے کے کئی معززین نے آپ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا، ان میں سے ایک زید بن سہل تھے، جو ابوطلحہ کے نام سے مشہور ہوئے، ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ کی نیک نامی سے پہلے ہی واقف تھیں مگر وہ ابھی تک بت پرست تھے، ان کے بار بار اصرار پر آپ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابوطلحہ! تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں ایک اللہ کی عبادت کرتی ہوں اور تم پتھر یا لکڑی کے بنے بتوں کو پوجتے ہو۔ آپ رضی اللہ عنہا کی گفتگو نے ابوطلحہ کے دل و دماغ پر بڑا گہرا اثر کیا اور حق و صداقت کی کرنوں نے ان کے باطن کو منور کر دیا۔ چند دنوں بعد ابوطلحہ نے اسلام قبول کر لیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے نا صرف ان سے نکاح کر لیا بلکہ حق مہر معاف کرتے ہوئے فرمایا ''میرا مہر اسلام ہے۔''

غزوات میں شرکت

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کی چند خواتین کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے، ان میں سے ایک حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا تھیں، ان عورتوں کا کام لوگوں کو پانی پلانا اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے جنگ احد میں حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا کو مجاہدین کی خدمت کرتے ہوئے دیکھا، وہ اس قدر تیزی سے یہ خدمت انجام دے رہی تھیں کہ انھوں نے اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے تھے اور ان کی پنڈلیاں نظر آ رہی تھیں، وہ مشکیزے اپنی پیٹھوں پر لیے دوڑتی اور زخمی مسلمانوں کو پانی پلاتی پھر جب پانی ختم ہو جاتا تو مشک بھر لاتیں اور مسلمانوں کو پانی پلاتیں۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 4064)

آپ رضی اللہ عنہا نے غزوۂ احد، غزوۂ خیبر اور غزوۂ حنین میں شرکت کی۔ غزوۂ حنین میں آپ رضی اللہ عنہا ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے تھیں، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوچھنے پر بولیں اگر کوئی مشرک قریب آیا تو اس کا پیٹ چاک کر دوں گی، اس پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ (مسلم: حدیث نمبر 4680)

مواخات کا عظیم واقعہ

تاریخ انسانی کا مواخات سے متعلق سب سے اہم، منفرد، تابناک اور سبق آموز واقعہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ہی کے گھر پر انجام پایا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد انصار و مہاجرین کو میری والدہ (حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا) کے گھر میں جمع فرمایا اور ان کے مابین رشتہ مواخات قائم کیا۔ (صحیح مسلم: حدیث نمبر 6464)

اخلاق و صفات

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نہایت صابر، مستقل مزاج، اور سخاوت کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سے چند احادیث بھی مروی ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ رضی اللہ عنہا سے مسائل شریعت اور احکام دینیہ کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ محبت تھی۔

حبِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی نبی رحمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ ایک دفعہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں پانی کی مشک سے منہ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا کیوں کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔

ازواج مطہرات سے خصوصی تعلق

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح فرمایا تو ولیمے والے دن حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک برتن

میں بہت سا ملیدہ بنا کر آپ خاتم النبیین ﷺ کے لیے بطور ہدیہ بھیجا۔

غزوہ خیبر میں جب آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انھیں اپنے گھر میں دلہن بنا کر تیار کیا تھا۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 371)

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں گیا تو مجھے آہٹ محسوس ہوئی میں نے کہا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انس رضی اللہ عنہ کی والدہ غمیصا بنت ملحان ہیں۔

نبی رحمت خاتم النبیین ﷺ کی دعوت

ایک مرتبہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے لیے کھانا بنایا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو آپ خاتم النبیین ﷺ کو بلانے کے لیے بھیجا، اس وقت مسجد نبوی میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے تمھیں کھانے کی دعوت دینے کے لیے بھیجا ہے؟ انھوں نے عرض کی: جی، آپ خاتم النبیین ﷺ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: اب کیا کیا جائے؟ کھانا بہت کم ہے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد ہے۔ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے نہایت استقلال سے جواب دیا کہ ان باتوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہم سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اندر تشریف لائے تو حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے وہی روٹیاں اور سالن سامنے رکھ دیا، اللہ تعالیٰ کی شان کہ اس میں اتنی برکت ہوئی کہ سب لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 810) اس وقت آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ اسی (80) صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا

سوال 11: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں۔

جواب: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کا شمار جلیل القدر انصاری صحابیات میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا ان خوش نصیب ہستیوں میں شامل ہیں جو ہجرت مدینہ سے پہلے ہی مشرف بہ اسلام ہو چکی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نام نسیبہ بنت حارث تھا اور کنیت ام عطیہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تھا۔

غزوات میں شرکت

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے عہد رسالت مآب کے سات معرکوں میں شرکت کی، جن میں آپ رضی اللہ عنہا مجاہدین کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت کرتیں، مریضوں کی تیمارداری کرتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

حُبِ رسول خاتم النبیین ﷺ

آپ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی ذات مبارکہ سے اس قدر محبت تھی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کا ذکر کرتے وقت ''یارسول اللہ میرے والد آپ خاتم النبیین ﷺ پر قربان'' جیسے الفاظ ادا کرتیں تھیں۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 324)

آپ رضی اللہ عنہا کو یہ عظیم سعادت حاصل ہوئی کہ آٹھ (8) ہجری میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی صاحب زادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا اور چند عورتوں نے مل کر ان کو غسل دیا اور اس کا طریقہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے خود اُن کو سکھایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے میت نہلانے کا طریقہ سیکھا کرتے تھے۔

علماء کا کہنا ہے: آپ رضی اللہ عنہا نے غسل کے طریقے کو اس طریقے سے بیان فرمایا کہ غسل میت کے حوالے سے حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ روایت سے بہتر کوئی اور روایت نہیں ہے۔

علمی مقام

آپ رضی اللہ عنہا علم وفضل کے حوالے سے آپ رضی اللہ عنہا بڑے اُونچے درجے پر فائز تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا عالمہ، فاضلہ اور فقیہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔ ایک قول کے مطابق آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد چالیس (40) ہے، جس میں سے چھ (6) متفق علیہ ہیں۔ نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کی بڑی جماعت نے آپ رضی اللہ عنہا سے روایات لی ہیں۔

عادات واوصاف

آپ رضی اللہ عنہا کوئی کام آپ خاتم النبیین ﷺ کی اجازت کے بغیر نہ کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا احکام الٰہیہ کی خاص طور پر پابندی کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سنت نبوی خاتم النبیین ﷺ کی پاسداری کیا کرتی تھیں، اسی متابعت رسول خاتم النبیین ﷺ کی وجہ سے صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن میں ان کا بڑا درجہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اعزہ واقربا سے بھی محبت رکھتی تھیں، آپ رضی اللہ عنہا طب میں بھی کسی قدر مہارت رکھتی تھیں۔

بیعت

مدینہ منورہ میں بیعت کی خواہش مند خواتین کو ایک مکان میں اکٹھا کیا گیا ان عورتوں میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں، جب ساری عورتیں ایک جگہ اکٹھی ہو گئیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجا کہ ان شرائط پر بیعت لیں:

1- اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی۔
2- اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی۔
3- چوری نہ کریں گی۔
4- زنا نہ کریں گی۔
5- کسی پر جھوٹی تہمت نہ لگائیں گی۔
6- اچھی باتوں سے انکار نہ کریں گی۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے بیعت کے وقت جن امور کا ان سے وعدہ لیا تھا، حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے ہمیشہ ان کی پاسداری کی۔

مشقی سوالات کے جوابات

These Notes are available on taleemcity.com

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت شفا رضی اللہ عنہا کے والد کا نام ہے:

(الف) عبداللہ (ب) عبدالرحمٰن (ج) عبدالشمس (د) عبدالمطلب

(ii) حضرت شفا رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) دس (ب) بارہ (ج) چودہ (د) سولہ

taleemcity.com

(iii) غزوات کے دوران میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں:

(الف) حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا (ب) حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا

(ج) حضرت زینب رضی اللہ عنہا (د) حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا

(iv) حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہونٹ مبارک سے مس شدہ کون سا ٹکڑا محفوظ کیا؟

(الف) روٹی کا ٹکڑا (ب) پنیر کا ٹکڑا (ج) مشک کا ٹکڑا (د) کدو کا ٹکڑا

(v) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ہے:

(الف) حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا (ب) حضرت شِفا رضی اللہ عنہا

(ج) حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا (د) حضرت زینب رضی اللہ عنہا

جوابات: (i) عبداللہ (ii) بارہ (iii) حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا

(iv) مشک کا ٹکڑا (v) حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا کا تعارف بیان کریں۔

جواب: حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا کا نام نسیبہ بنت حارث تھا، کنیت اُمِ عطیہ تھی، آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہوئیں۔

(ii) حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا غزوات میں کون سی خدمات انجام دیتی تھیں؟

جواب: حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا عہدِ رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں، جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

(iii) حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا کی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

جواب: حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان کے ہاں پانی کی مشک سے مُنہ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا، کیوں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔

(iv) حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا کی خدمات بیان کریں۔

جواب: حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، غزوۂ احد، غزوۂ خیبر اور غزوۂ حنین میں آپ رضی اللہ عنہا نے شرکت فرمائی۔ غزوۂ حنین میں آپ رضی اللہ عنہا ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے تھیں، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پوچھا اس خنجر سے کیا کرو گی؟ بولیں اگر کوئی مشرک قریب آئے گا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ان کا جواب سن کر تبسم فرمانے لگے۔

(v) حضرت شفا رضی اللہ عنہا کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: آپ رضی اللہ عنہا کا نام شفا اور والد کا نام عبداللہ بن عبد شمس تھا۔ حضرت شفا رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔ حضرت شفا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت ابوحشمہ بن حذیفہ عدوی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے سوال 10

(ii) حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: دیکھیے سوال 11

(iii) حضرت شفا رضی اللہ عنہا کی سیرت و کردار پر نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے سوال 9

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ مذکورہ صحابیات رضی اللہ عنہن کے حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش والقاب، قبیلہ، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ ہم مذکورہ صحابیات رضی اللہ عنہن کی زندگی سے کیسے راہ نمائی حاصل کر سکتے ہیں؟ کمرا جماعت میں تبادلہ خیالات کروائیں۔

جواب: صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے حالات زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے یہ سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی روشنی میں بسر کریں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں شرم وحیا کی پاسداری کرتے ہوئے نمایاں کردار ادا کریں اور ملک وملت کا نام روشن کریں۔

معروضی سوالات

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا

❁ کثیر الانتخابی سوالات

-1 حضرت شفا رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ہے:

(A) عائشہ بنت ابوبکر (B) فاطمہ بنت وہب (C) فاطمہ بنت عبداللہ (D) طاہرہ بنت نعمان

-2 حضرت شفا رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا:

(A) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے (B) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے
(C) حضرت ابوحشمہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے (D) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے

-3 حضرت شفاء رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا:

(A) ہجرت مدینہ کے بعد (B) ہجرت حبشہ سے قبل (C) ہجرت حبشہ کے بعد (D) ہجرت مدینہ سے قبل

-4 رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو عنایت فرمایا:

(A) ایک مکان (B) ایک باغ (C) ایک بستر (D) ایک خنجر

-5 حضرت شفاء رضی اللہ عنہا جانتی تھیں:

(A) خطاب کرنا (B) قراءت کرنا (C) پڑھانا (D) لکھنا پڑھنا

جوابات:

(D) -5	(A) -4	(D) -3	(C) -2	(B) -1

مختصر جوابی سوالات

-1 حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کے والد کے اور والدہ کا نام لکھیے۔

جواب: آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام عبد اللہ بن عبد شمس تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔

-2 حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کی خاص خوبی کیا تھی اور آپ رضی اللہ عنہا سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کی خاص خوبی یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کی مرویات کی تعداد بارہ (12) ہے۔

-3 حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس قدر محبت تھی؟

جواب: حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت محبت تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی کبھی ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے علیحدہ بچھونا بنا رکھا تھا، جس پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوتے اور اس میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ جذب ہوتا تھا، جس سے خوش بُو آتی رہتی تھی، حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استعمال کردہ چیزیں یقیناً بڑی متبرک تھیں، حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کے بعد ان کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا۔

-4 حضرت شفاء رضی اللہ عنہا پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی ایک عنایت کا ذکر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو ایک مکان بھی عنایت فرمایا تھا، جس میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔

حضرت اُم سُلیم رضی اللہ عنہا

کثیر الانتخابی سوالات

-1 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا نام تھا:

(A) میمونہ یا عابدہ (B) طاہرہ یا طیبہ (C) سہلہ یا رملہ (D) غمیصا یا رمیصا

-2 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا لقب تھا:

(A) غمیصا اور رمیصا (B) طیبہ اور طاہرہ (C) محدثہ اور عالمہ (D) حافظہ اور قاریہ

-3 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے والد کا نام تھا:

(A) خالد بن ولید (B) ملحان بن خالد (C) مالک بن دینار (D) عطا بن یوسف

-4 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ہے:

(A) ملیکہ بنت مالک (B) سعدیہ بنت اسد (C) قدسیہ بنت عابد (D) سریر بنت شعبان

-5 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا نام ہے:

(A) مالک بن نضر (B) اسد بن قیس (C) عبداللہ بن عبدشمس (D) ابوحشمہ بن حذیفہ

-6 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر تھے:

(A) عابد (B) متقی (C) عالم (D) مشرک

-7 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح ہوا:

(A) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ (B) حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ

(C) حضرت ابوعبدالرحمن رضی اللہ عنہ (D) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

-8 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کے لیے شرط عائد کی:

(A) ہجرت کرنے کی (B) باغ دینے کی (C) اسلام قبول کرنے کی (D) جہاد میں شرکت

-9 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: میرا مہر ہے:

(A) 5 تولے سونا (B) اسلام (C) 100 تولے چاندی (D) دو کھجوروں کے باغ

-10 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا غزوۂ حنین میں ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھیں:

(A) تلوار (B) ڈھال (C) خنجر (D) مشکیزہ

جوابات:

-1 (C)	-2 (A)	-3 (B)	-4 (A)	-5 (A)	-6 (D)	-7 (A)	-8 (C)	-9 (B)	-10 (A)

مختصر جوابی سوالات

-1 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا نام اور لقب بیان کیجیے۔

جواب: حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا نام سہلہ یا رملہ تھا اور لقب غمیصا اور رمیصا تھا۔

-2 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام بتایئے؟

جواب: حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے والد کا نام ملحان بن خالد تھا اور آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔

-3 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا اور وہ کون تھا؟

جواب: حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح مالک بن نضر سے ہوا اور وہ مشرک تھا۔

-4 حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح کن سے ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا کا حق مہر کیا تھا؟

جواب: حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ہوا اور آپ کا حق مہر ابوطلحہ کا قبول اسلام تھا۔

taleemcity.com

-5 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے والد اور والدہ کا نام تحریر کریں۔

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے والد کا نام مالک بن نضر اور والدہ کا نام حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا تھا۔

-6 حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کون کون سے غزوات میں شرکت کی؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے غزوۂ احد، غزوۂ خیبر اور غزوۂ حنین میں شرکت فرمائی۔

-7 حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا غزوات میں کیا خدمت سرانجام دیتی تھیں؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا مجاہدین کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

-8 حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کن اوصاف کی مالک تھیں؟

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نہایت صابر، مستقل مزاج اور سخاوت کرنے والی خاتون تھیں۔

-9 حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بارے میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں جنت میں گیا تو مجھے آہٹ محسوس ہوئی، میں نے کہا: کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ انس (رضی اللہ عنہ) کی والدہ غمیصا بنت ملحان ہیں۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا

کثیر الانتخابی سوالات

-1 حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا نام تھا:

(A) نسیبہ بنت حارث (B) فاطمہ بنت وہب (C) سہلہ بن ملحان (D) شفا بنت عبداللہ

-2 حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا تعلق تھا:

(A) قبیلہ دوس سے (B) قبیلہ قریش سے
(C) قبیلہ خزرج سے (D) قبیلہ ابی مالک بن النجار سے

-3 حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے شرکت کی:

(A) 7 معرکوں میں (B) 17 معرکوں میں (C) 21 معرکوں میں (D) 27 معرکوں میں

-4 آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحب زادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا:

(A) 28 ہجری میں (B) 18 ہجری میں (C) 22 ہجری میں (D) 8 ہجری میں

-5 حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دیا:

(A) حضرت ام عمارہ نے (B) حضرت ام حبیبہ نے (C) حضرت ام عطیہ نے (D) حضرت ام سلمیٰ نے

-6 صحابہ اور تابعین حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے سیکھتے تھے:

(A) میت نہلانے کا طریقہ (B) تراویح پڑھنے کا طریقہ
(C) نماز پڑھنے کا طریقہ (D) صدقہ ادا کرنے کا طریقہ

جوابات:

-1	(A)	-2	(D)	-3	(A)	-4	(D)	-5	(C)	-6	(A)

taleemcity.com

مختصر جوابی سوالات

-1 حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کا نام اور کنیت لکھیے۔

جواب: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کا نام نسیبہ بنت حارث تھا اور آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام عطیہ تھی۔

-2 حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کا تعلق کس قبیلے سے تھا اور آپ رضی اللہ عنہا نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ہجرت مدینہ سے قبل اسلام قبول کیا۔

-3 حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے کتنے غزوات میں شرکت کی اور کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے سات (7) غزوات میں شرکت کی جن میں آپ رضی اللہ عنہا مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت کرتیں، مریضوں کی تیمارداری کرتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

-4 حضرت زینب رضی اللہ عنہا کب فوت ہوئیں اور آپ رضی اللہ عنہا کو غسل کس نے دیا؟

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا آٹھ (8) ہجری میں فوت ہوئیں اور حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے اُنھیں غسل دیا۔

-5 حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کے اوصاف بیان کریں۔

جواب: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا احکام نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خاص پابندی کرتی تھیں، رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت لیتے ہوئے جن امور کا ان سے وعدہ لیا تھا، آپ رضی اللہ عنہا نے ہمیشہ ان کی پاسداری کی۔

-6 صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حالاتِ زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حالات زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے یہ سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی روشنی میں بسر کریں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں شرم و حیا کی پاسداری کرتے ہوئے نمایاں کردار ادا کریں اور ملک و ملت کا نام روشن کریں۔

These Notes are available on taleemcity.com

taleemcity.com

صوفیہ کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ

ابوالقاسم قشیری، شیخ فریدالدین عطار، خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ مذکورہ شخصیات کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- ☆ ان کے اخلاق و صفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ مذکورہ صوفیہ کرام کے دینی و معاشرتی کردار کے بارے میں جان کر اپنی عملی زندگی میں ان کے طرزِ حیات کی پیروی کر سکیں۔
- ☆ ان کی سیرت کے روشن پہلوؤں اور تعلیمات سے سبق حاصل کر کے دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔
- ☆ اشاعتِ اسلام، روحانیت اور تزکیہ نفس کے فروغ میں ان کی خدمات سے مختصر طور پر آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ☆ ان صوفیہ کرام کی معاشرتی و روحانی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ مذکورہ صوفیہ کی زندگی کا مطالعہ کر کے اپنی اصلاح کی فکر کر سکیں۔
- ☆ اہل اللہ کی صحبت کے فوائد و ثمرات کے بارے میں جان کر مستفید ہو سکیں۔

These Notes are available on taleemcity.com

حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ

سوال 12: حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی تحریر کیجیے۔ (یا)
تصوف کے بارے میں امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالکریم تھا۔ اپنے آباؤ اجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۹۸۶ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوا نامی بستی میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن ہی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد وفات پا گئے۔

حصولِ علم

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حصولِ علم کے لیے کئی بلادِ اسلامیہ کا سفر کیا اور متعدد مشاہیرِ اسلام سے علم حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم فقہ شیخ ابوبکر محمد بن ابی بکر الطوسی رحمۃ اللہ علیہ سے، علم اصول فقہ کی تعلیم حضرت امام ابوبکر فورک رحمۃ اللہ علیہ سے اور عربی ادب کی تعلیم ابوالقاسم الایمانی سے حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غیر معمولی ذہانت اور قوتِ حافظہ عطا کر رکھا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسفرائینی کے درس کو کئی دن تک سنتے رہے اور اسفرائینی ان کو دیکھتے رہے، آخر ایک دن کہنے لگے صاحب زادے صرف سننے سے کام نہیں بنتا، اسے قلم بند بھی کر لیا کرو، اس پر امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت تک جو کچھ پڑھا تھا سب زبانی سنا دیا۔ مذکورہ بالا علماء کے علاوہ امام قشیری نے دیگر بہت سے اساتذہ سے کسبِ فیض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مشہور محدث امام ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور امام الحرمین جوینی کی صحبت و معیت میں بھی رہے۔

تصوف کی بنیادی تعلیم کا حصول

شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے مشہور واعظ اور پیکر اخلاص و محبت تھے۔ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاص دیکھ کر ان کی طرف کھینچے چلے گئے اور مریدی اختیار کرنے کے کچھ ہی عرصہ کے بعد ان سے خرقہ تصوف حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خراسان میں علم و فضل کے امام اور تصوف کے شیخ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد صوفیائے عظام کی صحبت بابرکت سے سلوک و طریقت کی منزلیں طے کیں۔ شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس مرید اور شاگرد پر بہت زیادہ اعتبار و اعتماد کرتے تھے، شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو اپنے اس شاگرد (امام قشیری) کے نکاح میں دے دیا تھا۔

تصانیف

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، نحو اور تصوف پر کم و بیش تیس چھوٹی بڑی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی تصنیف پانچ جلدوں پر مشتمل تفسیر قرآن "اَلتَّيْسِيْرُ فِيْ عِلْمِ التَّفْسِيْر" ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کتاب "لَطَائِفُ الْقُرْآن فِيْ تَفْسِيْرِ الْقُرْآن" ہے جو علم تفسیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمایاں کتاب ہے۔ اسمائے باری تعالیٰ پر "اَلتَّحْبِيْرُ فِيْ عِلْمِ التَّذْكِيْرِ فِيْ مَعَانِيْ اِسْمِ اللهِ تَعَالٰى" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ قرون اولیٰ کے صوفیہ کرام علم دین اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے لبریز قلوب و اذہان کے مالک تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے "اربعون فی الحدیث" چالیس موضوعات پر احادیث مبارکہ (جمع) کی ہیں جو معاشرتی اصلاح کے حوالے سے اپنا خاص مقام رکھتی ہیں۔ "بُلْغَةُ الْمَقَاصِدِ فِي التَّصَوُّف" اور "رسالہ قشیریہ" سلوک و تصوف کے موضوع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اہم کتب ہیں۔ رسالہ قشیریہ ایسا مختصر اور جامع رسالہ ہے جس میں تصوف کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے، ابتدا میں عقائد صوفیہ پر بات کی گئی ہے، اس کے بعد تراسی (83) صوفیہ کرام کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں، پھر اصطلاحات صوفیہ اور مقامات و احوال کے نام سے ابواب بنائے ہیں۔

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا اظہار عقیدت

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ "کشف المحجوب" میں امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں، جو اپنے زمانے میں یکتا اور قدر و منزلت میں ارفع و اشرف تھے۔ ہر فن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محققانہ تصانیف بہت زیادہ ہیں۔

تصوف کے اصول اور صوفی کی خصلتیں

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کے جو اصول اور صوفی کی جو خصلتیں بیان کی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ تصوف صرف ذکر و اذکار کا نام نہیں ہے بلکہ انسانی طبیعت کی ایسی تبدیلی ہے جس کے باعث انسان کا ظاہر و باطن پاک صاف ہو جائے اور انسان اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ کا عملی نمونہ بن جائے۔ انسان تکبر، غرور، نفرت، بغض، حسد، کینہ، عناد، ضد، ہٹ دھرمی، انا پرستی اور خواہشات نفسی کے بتوں کو پاش پاش کر دے اور خشیت الٰہی، معرفت ربانی، اخلاص، صدق، صبر، شکر، رضا، یقین، مشاہدہ، مجاہدہ اور علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کی منزلیں طے کرتا ہوا فنا سے بقا کی وادیوں میں پہنچ جائے۔

وفات

آخری عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کافی عرصے تک علیل رہے مگر زمانہ علالت میں بھی عزیمت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے رہے، آخر 1072 عیسوی میں داعی اجل کو لبیک کہا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات نیشاپور میں ہوئی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے مرشد حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

For free notes, test papers, guess papers and other study related material visit taleemcity.com

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

سوال 13: حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی تحریر کریں۔ (یا)

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات قلم بند کریں۔

جواب: حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ابوحمید تھا لیکن قلمی نام فریدالدین سے مشہور ہوئے۔ عطار کا لقب آپ کے پیشے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خوش بو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مطب سے سیکڑوں لوگ روزانہ دوا لے کر جاتے تھے۔

تعلیم و تربیت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں حضرت مجدالدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حصول علم اور سیر و سیاحت کے لیے دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً مصر، خراسان، دمشق، مکہ، مدینہ، ترکستان اور ہندوستان کا سفر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علوم و فنون حاصل کیے، جن میں قرآن، حدیث، فقہ، فلسفہ، علم الکلام، ادب اور طب شامل ہیں۔

تصانیف

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فارسی زبان کے عظیم شاعر و نثر نگار ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بحیثیت عالم و مفکر اور شاعر و مصنف تقریباً چالیس کتب تحریر فرمائیں جو شریعت و طریقت، ادب و اخلاق اور حکمت و تصوف کے موضوعات پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے مشہور کتب یہ ہیں:

1- **تذکرۃ الاولیاء:** آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز تصنیف ''تذکرۃ الاولیاء'' صوفیہ کے ذکر پر مشتمل فارسی زبان کی معروف کتاب ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس تصنیف میں چھیانوے (96) اولیاء کرام کے حالات بیان فرمائے ہیں۔

2- **پند نامہ:** آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ''پند نامہ'' میں جن موضوعات پر لکھا ہے، ان کی ترتیب اس طرح ہے:

حمد الٰہی، نعت نبی، فضیلت ائمہ دین و مجتہدین، احکامات الٰہیہ کی پیروی، خاموشی کے فوائد، ریاکاری سے اجتناب، اخلاق حسنہ، اہل سعادت کے ساتھ بیٹھنے کے فوائد، غصے کے نقصانات اور زندگی کو نعمت باری تعالیٰ سمجھنا۔

مذکورہ تعلیمات سے مصنف کے معاشرتی و روحانی مقام کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

3- **منطق الطیر:** ''منطق الطیر'' حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی زبان میں لکھی ہوئی مثنوی ہے، جو چار ہزار چھے سو (4600) اشعار پر مشتمل ہے۔ اس مثنوی کو ادب کے علاوہ تصوف و معرفت میں بڑا مقام حاصل ہے۔

صوفیاء کا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مشہور زمانہ صوفی بزرگ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا منبع و ماخذ شیخ سے اکتساب فیض ہی ہے۔

وفات

1221ء میں تاتاریوں کے ہنگاموں کے دوران 114 سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

taleemcity.com

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سوال 14: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات تحریر کریں۔

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیاء اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایون آباد ہوئے، وہیں بدایون میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ برس کی عمر میں آپ کے والد کا وصال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بدایون کے قاضی تھے۔

تعلیم و تربیت

پندرہ (15) برس کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے دہلی کا رخ کیا، جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن و حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں حضرت شمس الدین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت کمال الدین محمد الزاہد رحمۃ اللہ علیہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

بیعت و خلافت

مختلف مقامات اور شیوخ عظام سے علوم معرفت کی منازل طے کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ بیس (20) سال کی عمر میں اجودھن (موجودہ پاکپتن) میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پہنچے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت کی اور چھے پاروں کا درس حاصل کیا، شیخ نے "کلاہ چہار ترکی" (چار کونوں کی ٹوپی) عطا کی، جو بنیادی طور پر چار چیزوں کو ترک کرنے کا وعدہ تھا۔

1- دنیاوی مال و متاع کے حصول کے لیے لامحدود مشقت کو ترک کرنا۔ 2- بہت زیادہ کھانا اور سونا ترک کرنا۔
3- ایسا خوف آخرت جو خوف الٰہی پر غالب ہو، اس کو ترک کرنا۔ 4- نفس کی تابع فرمانی کو ترک کرنا

یہ چیزیں آج بھی سلسلہ چشتیہ کا امتیاز ہیں اور تعلیمات اسلامی کا نچوڑ ہیں۔

اخلاق و کردار

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی طلب علم، عبادت و ریاضت، مجاہدہ، تزکیہ اور لوگوں کی اصلاح میں صرف کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت متقی، پرہیزگار، صاحب ایثار، حلیم و بردبار، دل جوئی کرنے والے، عفو و درگزر سے کام لینے والے اور پیکر حسن و سلوک تھے۔
آپ رحمۃ اللہ علیہ نا صرف اپنے شاگردوں، مریدوں اور عقیدت مندوں سے حسن سلوک سے پیش آتے بلکہ مخالفین اور عداوت رکھنے والوں سے بھی نہایت عمدہ اور شریفانہ برتاؤ کرتے تھے۔ ایک شخص بلا وجہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عداوت رکھتا تھا اور ہمیشہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برائیاں کرتا رہتا، اس کے انتقال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے جنازے میں تشریف لے گئے اور یوں دعا کی: اے اللہ! اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا یا میرے ساتھ کیا میں نے اسے معاف کیا، میرے سبب سے اس کو عذاب نہ فرمانا۔

خدمت خلق

خدمت خلق اولیاء و صوفیہ کا طرہ امتیاز ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کی اور برصغیر کے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خاندان خلجی اور خاندان تغلق تک کے مختلف سلاطین کا زمانہ دیکھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بھی ہر ممکن اصلاح کی کوشش کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر خانے سے ہزاروں کی تعداد میں فقرا و مساکین کھانا کھاتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک طالب علم آیا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اپنی ضرورت بیان کی، اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک بیل کے سوا کچھ نہ تھا،

taleemcity.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہی بیل اس طالب علم کے حوالے کر دیا اور فرمایا جاؤ دینی وعلمی ضروریات پوری کر لینا۔

شاگرد و مریدین

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ کامل کے حکم سے دہلی میں فروغ اسلام، اصلاح احوال امت اور خدمت انسانیت میں مصروف ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علوم القرآن پر خاص دسترس حاصل تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو کثرت سے تلاوت قرآن، احکامات الٰہیہ کی پیروی اور خدمت خلق کی ہدایت فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی رہنمائی کے لیے اخلاص و تقویٰ سے بھرپور شخصیات تیار کیں، ان شخصیات میں حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امیر حسن سجزی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سرفہرست ہیں۔

تصانیف

راحت القلوب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وہ تحریری کاوش ہے، جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ کامل حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات اکٹھے کیے ہیں۔ ''افضل الفوائد'' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے ملفوظات ہیں جو حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیے ہیں اور ''فوائد الفوائد'' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وہ ملفوظات ہیں، جنھیں حضرت امیر حسن سجزی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور روحانی آثار واضح ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو، اُمید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔ کسی کی برائی نہ کرو، بلا ضرورت قرض نہ لو، ظلم کے بدلے عطا کرو ایسا کرو گے تو بادشاہ تمھارے در پر آئیں گے۔ فقر و فاقہ رحمت الٰہی ہے۔ جس شب فقیر بھوکا سویا وہ شب اس کی معراج ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جتنا بھی خرچ کرو، وہ اسراف نہیں ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے وہ اسراف ہے، خواہ کتنا ہی کم ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہیں، جن میں شریعت، عبادت، احسان، تقویٰ، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تفصیلی بیان ہے۔

وفات

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1324ء میں وفات پائی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار دہلی میں ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے:

(الف) گنج شکر (ب) فرید الدین (ج) گنج بخش (د) سلطان الاولیا

(ii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی جائے پیدائش ہے:

(الف) بدایوں (ب) دہلی (ج) بخارا (د) سمرقند

(iii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصی دسترس حاصل تھی:

(الف) علوم القرآن پر (ب) علم الانساب پر (ج) علم النجوم پر (د) علم الاصوات پر

(iv) حضرت ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:

(الف) رسالہ قشیریہ (ب) کشف المحجوب (ج) پندنامہ (د) راحت القلوب

taleemcity.com

(v) حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:

(الف) تذکرۃ الاولیا (ب) احیاء العلوم (ج) کشف المحجوب (د) مثنوی معنوی

جوابات: (i) سلطان الاولیا (ii) بدایون (iii) علوم القرآن پر
(iv) رسالہ قشیریہ (v) تذکرۃ الاولیا

These Notes are available on taleemcity.com

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۹۸۶ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوا نامی بستی میں ہوئی۔

(ii) رسالہ قشیریہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: تصوف میں حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''رسالہ قشیریہ'' ایک ایسا مختصر اور جامع رسالہ ہے، جس میں تصوف کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے، جس کی ابتدا میں تصوف کے عقائد بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد تراسی (83) صوفیہ کرام کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

(iii) حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی سے تین ملفوظات تحریر کریں۔

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

1- کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔

2- کسی کی برائی نہ کرو، بلاضرورت قرض نہ لو، ظلم کے بدلے عطا کرو۔ ایسا کرو گے تو بادشاہ تمھارے در پر آئیں گے۔

3- اللہ کی راہ میں جتنا بھی خرچ کرو، وہ اسراف نہیں ہے اور جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے اسراف ہے، خواہ کتنا ہی کم ہو۔

(iv) حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی معاشرتی و روحانی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: ہر صوفی بزرگ کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کی اور برصغیر کے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا، ہزاروں کی تعداد میں فقرا و مساکین آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے، آپ نے لوگوں کی راہ نمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھرپور شخصیات تیار کیں، ان میں شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امیر حسن سجزی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سرفہرست ہیں۔

(v) حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف پندنامہ کے موضوعات تحریر کریں۔

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ''پندنامہ'' میں جن موضوعات پر لکھا ہے، ان کی ترتیب اس طرح ہے:
حمد الٰہی، نعت نبی، فضیلت ائمہ دین و مجتہدین، احکامات الٰہیہ کی پیروی، خاموشی کے فوائد، ریاکاری سے اجتناب، اخلاق حسنہ، اہل سعادت کے ساتھ بیٹھنے کے فوائد، غصے کے نقصانات اور زندگی کو نعمت باری تعالیٰ سمجھنا۔
مذکورہ تعلیمات سے مصنف کے معاشرتی و روحانی مقام کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی اور تصوف کے بارے میں ان کی تعلیمات پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 12

(ii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 14

(iii) حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات قلم بند کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 13

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مختصر حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی نوٹ لکھیں جس میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش کے علاوہ تصانیف اور خدمات بھی شامل ہوں۔

جواب: عملی کام۔

☆ مذکورہ شخصیات کے حالات زندگی اور تعلیمات پر کمرا جماعت میں مکالمہ کریں۔ مذکورہ شخصیات کے اخلاق و کردار پر مبنی واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے عملی اسباق تلاش کر کے اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے سامنے پیش کریں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ مذکورہ شخصیات کے متعلق اہم معلومات پر چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ

کثیر الانتخابی سوالات

-1 حضرت امام ابوالقاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہے:

(A) عبدالکریم (B) ابو علی دقاق (C) حضرت علی ہجویری (D) احمد رضا

-2 امام ابوالقاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ قشیری کے لقب سے مشہور ہوئے:

(A) اپنے استاد کی وجہ سے (B) اپنے شیخ کی وجہ سے

(C) اپنے علاقے کی وجہ سے (D) اپنے آباؤ اجداد میں ایک بزرگ کی وجہ سے

-3 حضرت ابوالقاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی:

(A) 986ء میں (B) 1086ء میں (C) 1186ء میں (D) 886ء میں

-4 ابوالقاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

(A) نیشاپور میں (B) دہلی میں (C) خراسان میں (D) بخارا میں

-5 ابوالقاسم القشیری کے والد فوت ہو گئے:

(A) نوجوانی میں (B) آپ کے پیدا ہوتے ہی (C) آپ کے بچپن میں (D) آپ کے بڑھاپے میں

-6 امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کی تعلیم حاصل کی:

(A) حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے (B) ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ سے

(C) حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے (D) امام جعفر الصادق رحمۃ اللہ علیہ سے

taleemcity.com

-7 امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں یہ فرمایا:

(A) حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے (B) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے

(C) حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے (D) امام الحرمین جوینی نے

-8 ''رسالہ قشیریہ'' تصنیف ہے:

(A) حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی (B) حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کی

(C) حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی (D) امام ابوالقاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ کی

-9 ''رسالہ قشیریہ'' میں احوال قلم بند کیے گئے ہیں:

(A) 93 صوفیا کے (B) 73 صوفیا کے (C) 83 صوفیا کے (D) 63 صوفیا کے

-10 امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی:

(A) 712ء میں (B) 972ء میں (C) 1072ء میں (D) 1172ء میں

-11 امام قشیری فوت رحمۃ اللہ علیہ ہوئے:

(A) خراسان میں (B) نیشاپور میں (C) شام میں (D) دہلی میں

-12 امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا ہے:

(A) ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں (B) قطب الدین ایبک کے پہلو میں

(C) سلطان الاولیا کے پہلو میں (D) ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں

جوابات:

(C) -10	(A) -9	(D) -8	(C) -7	(B) -6	(C) -5	(A) -4	(A) -3	(D) -2	(A) -1
								(D) -12	(B) -11

مختصر جوابی سوالات

-1 امام ابوالقاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ کا نام اور کنیت لکھیں۔

جواب: امام ابوالقاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالکریم تھا، ابوالقاسم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے آباؤ اجداد میں سے ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری مشہور ہوئے۔

-2 حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کی تعلیم کس سے حاصل کی؟

جواب: حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے دین و تصوف کی بنیادی تعلیم اپنے شیخ حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی، امام دقاق رحمۃ اللہ علیہ اخلاص و محبت کے پیکر تھے۔

-3 امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی علم تفسیر پر لکھی گئی دو کتابوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: ''اَلتَّیۡسِیۡر فِی عِلۡمِ التَّفۡسِیۡر اور لَطَائِفُ الۡقُرۡآن فِی تَفۡسِیۡرِ الۡقُرۡان'' علم تفسیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمایاں کتب ہیں۔

-4 ''اَلتَّحۡبِیۡر فِی عِلۡمِ التَّذۡکِیۡر فِی مَعَانِیۡ اِسۡمِ اللهِ تعالیٰ'' کس کی تصنیف ہے اور یہ کس موضوع پر لکھی گئی ہے؟

جواب: یہ کتاب امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے جو اسمائے باری تعالیٰ پر لکھی گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی معتبر تصنیف ہے۔

taleemcity.com

-5 حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب میں فرمایا ہے کہ: ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں، جو اپنے زمانے میں یکتا اور قدر و منزلت میں ارفع و اشرف تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میں ہر فن کے اوصاف موجود تھے۔

-6 حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے چند کے نام لکھیے۔

جواب: حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں شیخ ابوبکر محمد بن ابی بکر الطوسی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابواسحاق ابراہیم بن محمد الاسفرائینی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابوالحسین بن بشران رحمۃ اللہ علیہ اور ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور امام الحرمین جوینی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اکتساب فیض کیا۔

-7 امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کے جو اصول بیان کیے ہیں ان کا خلاصہ لکھیے۔

جواب: امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تصوف صرف ذکر و اذکار کا نام نہیں ہے بلکہ انسانی فکر کی ایسی تبدیلی ہے جو انسان کے اوصاف و اخلاق میں ایسا انقلاب پیدا کرے کہ انسان اچھے اخلاق کا بہترین نمونہ بن جائے اور انسان ظاہر و باطن میں پاک صاف ہو جائے اور یہ طہارت انسان کی فکر کو خالص کر دے۔

-8 رسالہ قشیریہ کس کی تصنیف ہے اور اس میں کتنے صوفیہ کے حالات قلم بند ہیں؟

جواب: رسالہ قشیریہ حضرت امام ابوالقاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ کی تصوف کے موضوع پر مختصر اور جامع تصنیف ہے، اس میں تراسی (83) صوفیہ کرام کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

-9 امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں فوت ہوئے؟

جواب: امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 1072 عیسوی میں نیشاپور میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن ہیں۔

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کثیرالانتخابی سوالات

-1 حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

(A) ایران کے شہر نیشاپور میں (B) عراق کے شہر کربلا میں
(C) افغانستان کے شہر قابل میں (D) سعودی عرب کے شہر ریاض میں

-2 شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا نام تھا:

(A) عبداللہ (B) عبدالرحمن (C) ابوحمید (D) عبدالہادی

-3 شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سرفہرست نام ہے:

(A) عطاءالدین (B) علم دین (C) مجدوالدین (D) ضیاءالدین

-4 شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ مشہور شاعر تھے:

(A) پنجابی کے (B) عربی کے (C) ہندی کے (D) فارسی کے

-5 سیر و سیاحت کے لیے ہندوستان کا سفر کیا:

(A) حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے (B) ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے
(C) حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے (D) شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے

taleemcity.com

6- "تذکرۃ الاولیا" کا موضوع ہے:
(A) حالات اولیا (B) سائنس (C) تاریخ (D) فلسفہ

7- "تذکرۃ الاولیا" تصنیف ہے:
(A) حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی (B) حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی
(C) شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی (D) حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی

8- حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے:
(A) کشف المحجوب (B) پندنامہ (C) سیرۃ النعمان (D) الشفا

9- "پندنامہ" کا موضوع ہے:
(A) تاریخ (B) نصیحت (C) سائنس (D) فقہ

10- مشہور صوفی بزرگ جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فیض حاصل کیا:
(A) شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے (B) ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے
(C) نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے (D) ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے

11- "تذکرۃ الاولیا" میں حالات بیان ہوئے ہیں:
(A) 100 اولیا کے (B) 99 اولیا کے (C) 96 اولیا کے (D) 95 اولیا کے

12- شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ شہید ہوئے:
(A) 1211ء میں (B) 1231ء میں (C) 1241ء میں (D) 1221ء میں

13- شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے عمر پائی:
(A) 114 سال (B) 100 سال (C) 94 سال (D) 124 سال

14- حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے:
(A) بغداد میں (B) خراسان میں (C) بخارا میں (D) نیشاپور میں

جوابات:

1- (A)	2- (C)	3- (C)	4- (D)	5- (D)	6- (A)	7- (C)	8- (B)	9- (B)	10- (A)
11- (C)	12- (D)	13- (A)	14- (D)						

مختصر جوابی سوالات

1- حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کہاں پیدا ہوئے اور آپ کا نام کیا ہے؟

جواب: حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ابوحمید ہے۔

2- حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کو عطار کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا پیشہ عطر فروشی و دوا سازی تھا اسی وجہ سے آپ عطار مشہور ہوئے۔

3- حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کو کن علوم میں مہارت حاصل تھی؟

جواب: حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علوم وفنون خصوصاً علم الکلام، فلسفہ، قرآن، حدیث، فقہ، ادب اور طب میں مہارت حاصل تھی۔

-4 حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے سیر و سیاحت اور حصول علم کے لیے کن ممالک کا سفر کیا؟

جواب: حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً مصر، دمشق، ترکستان، ہندوستان، مکہ اور مدینہ منورہ کا سفر کیا۔

-5 حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی چند مشہور تصانیف کے نام لکھیے۔

جواب: تذکرۃ الاولیا، پند نامہ اور منطق الطیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور اصلاحی کتب ہیں، جن کا موضوع حالات اولیا، نصیحت اور تصوف ہے۔

-6 "تذکرۃ الاولیا" کس کی تصنیف ہے اور اس میں کتنے اولیا کرام کے حالات بیان ہوئے ہیں؟

جواب: تذکرۃ اولیا حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز تصنیف ہے، اس میں 96 اولیا کرام کے حالات بیان ہوئے ہیں۔

-7 حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے کب وفات پائی اور آپ کا مزار کہاں ہے؟

جواب: حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی 1221 عیسوی میں تاتاریوں کے ہنگاموں کے دوران 114 برس کی عمر میں شہادت پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کثیرالانتخابی سوالات

-1 حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ چشم و چراغ ہیں:

(A) اہل بیت کے (B) سلسلہ سہروردیہ کے (C) سلسلہ نقشبندیہ کے (D) سلسلہ قادریہ کے

-2 حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہے:

(A) محمد ضیاء الدین (B) محمد نظام الدین (C) محمد نعیم الدین (D) محمد فریدالدین

-3 حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام ہے:

(A) احمد بخاری (B) شاہ شمس (C) شاہ سلمان (D) شاہ سلطان

-4 حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد ہجرت کر کے آئے:

(A) بخارا سے (B) بغداد سے (C) خراسان سے (D) طائف سے

-5 حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

(A) دہلی میں (B) حیدرآباد میں (C) بدایون میں (D) لکھنو میں

-6 حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی:

(A) 1237ء میں (B) 1227ء میں (C) 1217ء میں (D) 1207ء میں

-7 حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا وصال ہوا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی:

(A) 1 سال (B) 3 سال (C) 5 سال (D) 9 سال

-8 حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد قاضی تھے:

(A) کابل کے (B) بدایون کے (C) ایران کے (D) دہلی کے

-9 خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ دہلی تشریف لے گئے:

(A) 20 برس کی عمر میں (B) 10 برس کی عمر میں (C) 25 برس کی عمر میں (D) 15 برس کی عمر میں

taleemcity.com

-10 شیخ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ بیس سال کی عمر میں گئے:

(A) قصور (B) اعظم گڑھ (C) پاکپتن (D) ملتان

-11 حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کی:

(A) حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر (B) حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر
(C) حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر (D) حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر

-12 حضرت سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو حکم دیتے:

(A) کثرت سے مال جمع کرنے کا (B) کثرت سے توبہ کرنے کا
(C) کثرت سے تعلقات قائم کرنے کا (D) کثرت سے تلاوت کرنے کا

-13 ہر صوفی بزرگ نے خدمت کی:

(A) بادشاہوں کی (B) اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی (C) رشتہ داروں کی (D) احباب کی

-14 شیخ محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریری کاوش ہے:

(A) مکاشفۃ القلوب (B) راحت القلوب (C) نہج البلاغہ (D) فوائد مکیہ

-15 افضل الفوائد میں ملفوظات ہیں:

(A) ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے (B) شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے
(C) حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے (D) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے

-16 افضل الفوائد میں ملفوظات جمع کیے:

(A) حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے (B) حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے
(C) حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے (D) حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے

-17 حضرت امیر حسن رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات جمع کیے:

(A) فوائد مکیہ میں (B) رسالہ قشیریہ میں (C) فوائد الفوائد میں (D) تذکرۃ الاولیا میں

-18 حضرت نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی:

(A) 1324ء میں (B) 1314ء میں (C) 1334ء میں (D) 1304ء میں

-19 حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے:

(A) اجمیر میں (B) دہلی میں (C) بریلی میں (D) دیوبند میں

جوابات:

(A) -1	(B) -2	(A) -3	(A) -4	(C) -5	(A) -6	(C) -7	(B) -8	(D) -9	(C) -10
(A) -11	(D) -12	(B) -13	(B) -14	(C) -15	(A) -16	(C) -17	(A) -18	(B) -19	

مختصر جوابی سوالات

-1 حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 1237 عیسوی میں بدایوں میں پیدا ہوئے۔

taleemcity.com

-2 حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام اور القاب تحریر کریں۔

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد فرید الدین ہے، سلطان الاولیاء اور محبوب الٰہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور القابات ہیں۔

-3 حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام کیا ہے اور کتنے برس کی عمر میں ان کا سایہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر سے اٹھ گیا؟

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہے جب خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر پانچ برس ہوئی تو ان کا سایہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر سے اٹھ گیا۔

-4 حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے چند کے نام تحریر کریں۔

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے قرآن و حدیث اور فقہ میں حضرت علامہ علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شمس الدین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ اور کمال الدین محمد الزاہد رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر اساتذہ ہیں۔

-5 حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ تعلیم کے لیے کب اور کہاں کا سفر کیا؟

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے پندرہ (15) سال کی عمر میں اعلیٰ تعلیم (قرآن، حدیث اور فقہ) کے لیے دہلی کا سفر کیا۔

-6 حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کب بیعت کی اور کتنے پاروں کا درس حاصل کیا؟

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیس (20) سال کی عمر میں جودھن موجودہ پاک پتن میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور چھے پاروں کا درس حاصل کیا۔

-7 شیخ کی طرف سے کلاہ چہارترکی عطا ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کلاہ چہارترکی یعنی چار کونوں والی ٹوپی عطا کی جو بنیادی طور پر چار چیزوں کو ترک کرنے کا وعدہ تھا۔ دنیاوی مال و متاع کے حصول کے لیے لامحدود مشقت ترک کرنا، ایسا خوف آخرت جو خوف الٰہی پر غالب ہو اس کو ترک کرنا، بہت زیادہ کھانے اور سونے کو ترک کرنا اور نفس کی تابع فرمانی ترک کرنے کا وعدہ ہے۔

-8 حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و اوصاف بیان کریں۔

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے پوری زندگی طلب علم، عبادت و ریاضت، مجاہدہ و مشاہدہ اور لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزار دی، آپ رحمۃ اللہ علیہ متقی، پرہیزگار، صاحب سخاوت و ایثار، حلیم و بردبار، دل جوئی کرنے والے، عفو و درگزر سے کام لینے والے اور حسن سلوک کے پیکر تھے۔

-9 حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے 1324 کو دہلی میں وفات پائی۔

-10 حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ دو لوگوں کے نام لکھیے۔

جواب: -1 حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ -2 حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

-11 ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے اہم موضوعات کیا ہیں؟

جواب: ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں جن میں شریعت، عبادت، احسان، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تفصیلی بیان ہے۔

-10 حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت کا حال بیان کریں۔

جواب: ایک بار ایک طالب علم آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اپنی ضرورت بیان کی تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک بیل کے سوا کچھ نہ تھا، آپ نے وہی بیل طالب علم کے حوالے کر دیا اور فرمایا جاؤ دینی علمی ضروریات پوری کر لینا۔

taleemcity.com

علماء ومفکرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

حاصلات تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ مذکورہ شخصیات کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- ☆ ان کے اخلاق وصفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ ان کی علمی ومعاشرتی خدمات سے مختصر طور پر آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ☆ ان کی تعلیمات اور تصانیف سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ مذکورہ علماء ومفکرین رحمۃ اللہ علیہم کے معاشرتی کردار کے بارے میں جان کر اپنی عملی زندگی میں ان کے اُسوہ کی پیروی کر سکیں۔
- ☆ ان کی زندگی کے مختلف روشن پہلوؤں سے سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ

سوال 15: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

جواب: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ مشہور محدث، فقیہ اور جامع العلوم تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مجددین اسلام میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مالکی المذہب تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ابراہیم موسیٰ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابو اسحاق وابو محمد تھی اور شاطبی کے نام سے مشہور تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 538 ہجری میں اندلس کے قصبے شاطبہ میں پیدا ہوئے۔

حصول علم

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی قرأت کی تعلیم اپنے آبائی وطن شاطبہ سے حاصل کی، بچپن سے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا علم قرأت کی طرف میلان تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرأت کا علم حضرت ابو عبداللہ محمد بن ابی العاص النفری سے حاصل کیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کے حافظ تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ مساجد میں منعقد ہونے والے علمی حلقوں میں شریک ہوتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث اور فقہ کا کچھ حصہ بھی یہیں سے پڑھا تھا، اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ مزید تعلیم کے لیے اندلس کے شہر بلنسیہ کی جانب عازم سفر ہوئے جہاں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فن قرأت میں مزید مہارتیں حاصل کیں۔ یہاں رہتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابو عبداللہ محمد بن حمید بلنسی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

سفر حج

آپ رحمۃ اللہ علیہ فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے روانہ ہوئے راستے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اسکندریہ کے مقام پر پہنچے وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت ابو طاہر سلفی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور ان کے حلقہ درس میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔

بیت المقدس روانگی

بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ اوّل ہے، مذہبی نقطہ نگاہ سے بیت المقدس کو ہمیشہ سے ہی منفرد مقام حاصل رہا ہے۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ وہ اس مقام کی زیارت کریں اسی لیے جب ناصر صلاح الدین یوسف نے بیت المقدس کو فتح کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ

اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے بیت المقدس تشریف لے گئے، جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان کے روزے رکھے اور اعتکاف فرمایا۔

مسجد اقصیٰ کی حرمت، جلالت اور رفعت کے بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں اس جگہ کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ مقرب سمجھتا ہوں''

اخلاق وصفات

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نبوی کے عالم اور قرأت وتفسیر کے امام تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نجوم کے استاد تھے اور علم تعبیر کے بھی ماہر تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حافظے سے بخاری ومسلم کے نسخوں کی تصحیح کی جاتی تھی اور ضرورت کے موقعوں پر امام صاحب ان نسخوں میں اپنے علم و ذہانت سے حواشی بھی لکھواتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر باوضو رہتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ خود بھی فضول باتوں سے اعراض کرتے اور دوسروں کو پرہیز کی تلقین کرتے تھے۔ سخت بیماری ومصیبت میں بھی آپ کی زبان مبارک سے کلمہ شکر ہی جاری رہتا۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ مرد صالح، قول کے سچے، وعدے کے اور بلند کردار کے مالک تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ متقی، صابر، پاک دامن اور معزز شخصیت تھے۔

تصانیف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں ''الاعتقاد فی اھل البدع والضلالات، الموافقات فی اصول الشریعة'' (یہ علم فقہ میں بہت ہی عمدہ کتاب ہے)۔ کتاب المجالس (یہ کتاب صحیح بخاری کے باب ''خرید وفروخت کا بیان'' کی شرح ہے) اور شرح جلیل الخلاصہ وغیرہ شامل ہیں۔

درس وتدریس

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ فاضلیہ قاہرہ میں درس وتدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

وفات

حضرت ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی 590 ہجری کو قاہرہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ مشہور عالم علامہ عراقی نے پڑھائی۔

فضائل ومناقب

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ علوم شریعہ کے ماہر اور لغت کے امام مانے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ذہنی وسعت اور قوی ادراک رکھنے والی شخصیت تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قرأت وتفسیر میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ پائے کے ادیب اور عظیم شاعر کے طور پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا تھا۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

سوال 16: علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک شہرہ آفاق مفسر، عظیم محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرون وسطیٰ کے مسلمان علما میں اپنی علمی خدمات کی وجہ سے بے انتہا مشہور ومقبول ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اسیوط میں 849 ہجری میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام عبدالرحمن، کنیت ابو الفضل اور لقب جلال الدین تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے آبائی قصبے کے نام کی وجہ سے سیوطی کہلائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان دینی عظمت وعزت میں بلند مقام رکھنے کے ساتھ ساتھ دنیاوی وجاہت اور شان وشوکت میں بھی اعلیٰ رتبے پر فائز

taleemcity.com

تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں سے بعض حکمرانی کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور بعض نے تجارت میں بڑا نام کمایا۔

حفظ قرآن

آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کے حافظ تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ (8) سال کی عمر میں حضرت کمال الدین ابن الھمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر قرآن مجید حفظ کیا۔

اساتذہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حفظ قرآن کے بعد حضرت شیخ شمس سیرامی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شمس فرومانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی اختیار کی اور ان دونوں حضرات سے متعدد کتب پڑھیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم الفرائض حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی، حضرت علامہ تقی الدین شبلی حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے علم الحدیث وعلم الادب العربی سے پڑھے، اس کے بعد علامۃ العصر استاذ الاساتذہ شیخ محی الدین کیجی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مسلسل چودہ سال تک رہے، حضرت علامہ سیف الدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی استفادہ کرتے رہے۔

علوم وفنون

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ان جلیل القدر علمائے امت میں شمار ہوتے ہیں جنھوں نے سربلندی اسلام کے لیے کام کیا۔علامہ اپنے زمانے میں اسماء الرجال، روایت حدیث، درایت حدیث اور استنباط احکام کے اعتبار سے سب سے بڑے عالم تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حج کے موقع پر میں نے آب زم زم پیا اور دعا کی کہ مجھے علم فقہ میں علامہ بلقینی رحمۃ اللہ علیہ اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانی کا مقام مل جائے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ دعا قبول فرمائی کیوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی شان اس بات پر شاہد ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمایا کہ:''مجھے دولاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کر لیتا''۔

سیر وسیاحت

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سیر وافی الارض کے ارشاد باری تعالیٰ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہند، شام، یمن، مراکش اور بہت سے اسلامی ممالک کی سیاحت فرمائی۔

تصانیف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد پانچ سو(500) ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی کتاب ''تعوذ وتسمیہ'' کی تفسیر ہے۔اس کے علاوہ قرآنیات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ''تفسیر جلالین''، ''تفسیر درمنثور'' اور ''الاتقان فی علوم القرآن'' علماء میں بہت زیادہ مقبول ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ مفسر ومحدث ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین مورخ بھی تھے۔خلفائے ملت اسلامیہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تاریخ الخلفا'' ہے، جو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے بغداد کے آخری خلیفہ کے عہد تک سن وار لکھی گئی ہے۔یہ کتاب اپنی نوعیت کی منفرد اور جامع تاریخ ہے۔

دنیا سے بے رغبتی

دنیوی مال و دولت کی طرف سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں اس قدر بے رغبتی تھی کہ امرا و اغنیاء آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو حاضر ہوتے اور تحائف، ہدیے اور مال پیش کرتے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی کی طرف سے کوئی بھی تحفہ قبول نہ فرماتے تھے۔

اخلاق واوصاف

آپ رحمۃ اللہ علیہ حلیم الطبع فہم و فراست کے حامل اور علم وادب سے محبت کرنے والی شخصیت تھے۔

وفات

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے 19 جمادی الاوّل 911 ہجری میں وفات پائی۔اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے۔

ابنِ خلدون رحمۃ اللہ علیہ

سوال 17: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے مشہور و معروف مورخ، فقہ، فلسفی، ماہر تعلیم اور سیاست دان تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تاریخ اور عمرانیات کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ابو زید عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد بن خلدون تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ولی الدین تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تیونس میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان پہلے عرب سے آ کر اندلس میں آباد ہوا پھر وہاں سے تیونس آ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب بنی کندہ کے ملوک سے ملتا ہے۔

تعلیمی نصاب پر دسترس

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور مجوزہ تعلیمی نصاب پر دسترس حاصل کر لی۔ نصاب میں قرآن مجید، حدیث نبوی، علم الکلام، نحو، فلسفہ، منطق اور ریاضی وغیرہ شامل تھے۔

طاعون کی وباء

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر سترہ (17) برس تھی جب تیونس شہر میں طاعون کی وبا پھیلی۔ اس بیماری کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والدین اور اکثر اساتذہ کرام انتقال کر گئے۔

ابو عنان کے وزیر

آپ رحمۃ اللہ علیہ تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابو عنان کے وزیر مقرر ہوئے، تاہم درباری سازشوں سے تنگ آ کر حاکم غرناطہ کے پاس چلے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والی تیونس کے دربار میں کاتب کی حیثیت سے اپنی معاشی و دیگر مجبوریوں کے تحت ملازمت اختیار کی، آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند خیالات اور امنگوں کے مالک تھے اس لیے یہ نوکری چھوڑ کر مراکش چلے گئے۔

مصر میں قیام

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غرناطہ کی سرزمین بھی راس نہ آئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مصر آ گئے اور عالم اسلام کی عظیم درس گاہ جامعۃ الازہر میں درس و تدریس پر مامور ہوئے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم کی شہرت نے آپ کو سلطان مصر کے دربار تک پہنچا دیا، سلطان سیف الدین برقوق نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو فقہ مالکیہ کا قاضی مقرر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عدل و انصاف اور مہارت قانون کی وجہ سے سلطان اور علماء سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرویدہ ہو گئے۔

مقدمہ ابن خلدون

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا قیمتی خزانہ ہے۔

علمی خدمات

علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات کو تین پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے:

اوّل: مورخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے۔

دوم: فلسفہ و تاریخ کے بانی کی حیثیت سے۔

سوم: عمرانیات کے ماہر اور امام کی حیثیت سے۔

taleemcity.com

عمرانی افکار

پروفیسر سائمن ڈے نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بابائے عمرانیات قرار دیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فلسفے کی ایک نئی شاخ کی بنیاد ڈالی جو ارسطو کے خیال وگمان میں بھی نہ تھی۔ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے عمرانیات کی کئی شاخوں کا ذکر کیا ہے جو معاشرتی مسائل کا احاطہ کرتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیہی وشہری عمرانیات، تعلیمی عمرانیات، صنعتی عمرانیات، نفسیاتی عمرانیات، مذہبی عمرانیات، نسلی عمرانیات، خاندانی عمرانیات اور دیگر اہم عمرانیات شاخوں کو بیان کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بابائے اسلوب تاریخ بھی تصور کیا جاتا ہے۔

تعلیمی افکار

ابن خلدون نے دنیائے اسلام کی نامور جامعات میں ایک کامیاب معلم کی حیثیت سے درس وتدریس کی خدمات سرانجام دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق طلباء کو تعلیم یا معلومات ان کی قابلیت اور قوت جذب کی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے دی جائے۔ تعلیم دھیمے انداز میں دی جائے۔ تعلیم میں آسانی سے مشکل کی طرف جائیں۔ طلباء کی ذہانت، دلچسپی، عمر اور ماحول کو دیکھتے ہوئے تعلیم دی جائے۔ اگر طلباء اکتاہٹ محسوس کرنے لگیں تو استاد کو چاہیے کہ فوراً درس بند کر دے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک عنوان کو تین بار پڑھانے کی تلقین کرتے تھے۔ پہلی بار عنوان سے متعلق اہم اہم معلومات آسان اور عام فہم طریقے سے سمجھائے۔ دوسری بار سبق سے متعلق مشکل و پیچیدہ تصورات کو سمجھائے۔ تیسری بار سبق کی مکمل طور پر اوّل تا آخر تکمیل کرے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جبراً یا ٹھونس کر تعلیم دینے کے مخالف تھے۔ انھوں نے بغیر سمجھے کسی چیز کو رٹنے کی سخت مخالفت کی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ طلباء پر سختی نقصان دہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم کو سب سے افضل اور اعلیٰ عمل قرار دیتے ہوئے کہا: انسان اور دوسری مخلوق میں فرق صرف قوت خیال کا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عمرانیات اور نظریہ تعلیم کے علاوہ بھی کئی ایک تصورات ونظریات پیش کیے ہیں جن میں نظریہ سیاست، نظریہ ریاست، نظریہ معاشیات، نظریہ خلافت، نظریہ ماحول، نظریہ تاریخ، تصور قانون، تصور جغرافیہ اور تصور علوم وغیرہ زیادہ نمایاں ہیں۔

مشہور تصانیف

علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں "کتاب العبر" اور "مقدمہ ابن خلدون" بہت مشہور ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک خاص طرز تحریر کے حامل فرد تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دلچسپی کا باعث بنیں۔

وفات

علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے تیونس اندلس اور مصر میں زندگی بسر کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چوہتر (74) برس کی عمر میں 808 ہجری میں قاہرہ میں وفات پائی۔

These Notes are available on taleemcity.com

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کس ملک کے سلطان کے وزیر مقرر ہوئے؟

(الف) تیونس (ب) مراکش (ج) مصر (د) نائیجیریا

(ii) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ ہے:

(الف) فلسفہ (ب) فقہ (ج) علم الانساب (د) شاعری

(iii) ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے:

(الف) مقدمہ ابن خلدون (ب) الاتقان فی علوم القرآن (ج) سیر اعلام النبلاء (د) تفسیر جلالین

(iv) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات ہے:

(الف) ۵۹۰ ہجری (ب) ۵۹۲ ہجری (ج) ۵۹۴ ہجری (د) ۵۹۶ ہجری

(v) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد ہے:

(الف) دوسو سے زائد (ب) تین سو سے زائد (ج) پانچ سو سے زائد (د) سات سو سے زائد

جوابات: (i) تیونس (ii) فلسفہ (iii) مقدمہ ابن خلدون

(iv) ۵۹۰ ہجری (v) پانچ سو سے زائد

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) **علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ شہرت کیا ہے؟**

جواب: ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے۔

(ii) **علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام کیا تھا؟**

جواب: ان کا مکمل نام ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد بن خلدون تھا۔

(iii) **علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے افکار تحریر کریں۔**

جواب: ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے۔

اوّل: مورخ وتاریخ نویس کی حیثیت سے۔ دوم: فلسفہ وتاریخ کے بانی کی حیثیت سے۔

سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔

ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو تاریخ اور فلسفہ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف میں کتاب العبر اور مقدمہ ابن خلدون ہیں۔

(iv) **امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔**

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں الاعتقاد فی اھل البدع والضلالات، الموافقات فی أصول الشریعة (علم فقہ میں یہ ایک بہت ہی عمدہ کتاب ہے) اور کتاب المجالس وغیرہ شامل ہیں۔

(v) **امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی سی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔**

جواب: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی دو تصانیف:

1- الاتقان فی علوم القرآن 2- تاریخ الخلفاء

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) **علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات تحریر کریں۔**

جواب: دیکھیے سوال 17

taleemcity.com

(ii) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے سوال 16

(iii) علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 15

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ مذکورہ شخصیات کی تصانیف اور مختصر حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں، جن میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، تصانیف اور خدمات وغیرہ شامل ہوں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ مذکورہ شخصیات کے حالات زندگی اور تعلیمات پر کمرا جماعت میں مذاکراہ کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

☆ مذکورہ علماء مفسرین رحمۃ اللہ علیہم کے مختصر حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنوائیں، جن میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، تصانیف اور خدمات وغیرہ شامل ہیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ

❁ کثیر الانتخابی سوالات

-1 امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہے:

(A) علی بن عبداللہ (B) موسیٰ بن کاظم (C) نعمان بن ثابت (D) ابراہیم بن موسیٰ

-2 امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ مشہور محدث، فقیہ اور ------ تھے:

(A) جامع العلوم (B) صادق (C) سلطان الاولیا (D) امین

-3 امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

(A) 538ہجری میں (B) 638ہجری میں (C) 438ہجری میں (D) 738ہجری میں

-4 امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ اندلس کے قصبے میں پیدا ہوئے:

(A) قرطبہ میں (B) تہران میں (C) شاطبہ میں (D) بلنسیہ میں

-5 امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے:

(A) نزھۃ المجالس (B) تذکرۃ الاولیا (C) کتاب المجالس (D) رسالہ قشیریہ

6- امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ حفظ قرآن کے بعد مزید تعلیم کے لیے گئے:

(A) شاطبہ (B) قرطبہ (C) بغداد (D) بلنسیہ

7- امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ بیت المقدس تشریف لے گئے:

(A) 590 ہجری میں (B) 580 ہجری میں (C) 570 ہجری میں (D) 480 ہجری میں

8- مدرسہ فاضلیہ ہے:

(A) قرطبہ میں (B) قاہرہ میں (C) شام میں (D) قطر میں

9- امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی:

(A) 590 ہجری میں (B) 490 ہجری میں (C) 390 ہجری میں (D) 690 ہجری میں

10- امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ پڑھائی:

(A) علامہ عسقلانی نے (B) علامہ شامی نے (C) علامہ عراقی نے (D) علامہ مکی نے

جوابات:

1- (D)	2- (A)	3- (A)	4- (A)	5- (C)	6- (D)	7- (A)	8- (B)	9- (A)	10- (C)

مختصر جوابی سوالات

1- امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف دو سطروں میں تحریر کریں۔

جواب: امام شاطبی مشہور محدث، فقیہ اور جامع العلوم تھے، جنہیں مجددینِ اسلام میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ علوم شرعیہ کے ماہر عالم اور لغت کے امام تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ذہنی وسعت اور قوی ادراک رکھنے والے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قرأت و تفسیر میں ید طولیٰ حاصل تھا۔

2- امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ 538 ہجری میں اندلس کے قصبے شاطبہ میں پیدا ہوئے۔

3- امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی دو مشہور تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: 1- الاعتقاد فی اهل البدع و الضلالات الموافقات فی أصول الشريعة

2- کتاب المجالس

4- امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کا احوال تحریر کریں۔

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی قرأت کی تعلیم شاطبہ میں حاصل کی۔ قرآن پاک حفظ کیا اور حدیث وفقہ کا کچھ حصہ پڑھا اور شاطبہ کی مساجد میں منعقد ہونے والے علم کے حلقوں میں شریک ہوئے۔ بچپن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا میلان علم قرأت کی طرف تھا، یہ علم آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابو عبداللہ محمد بن ابی العاص النفری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ مزید تعلیم کے لیے قریبی شہر بلنسیہ تشریف لے گئے۔

5- امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے قرأت کی تعلیم کہاں سے اور کس سے حاصل کی؟

جواب: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے قرأت کی ابتدائی تعلیم اپنے قصبے شاطبہ میں حضرت ابو عبداللہ محمد بن ابی العاص النفری سے حاصل کی۔

taleemcity.com

-6 امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کب فوت ہوئے آپ کا جنازہ کس نے پڑھایا؟

جواب: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ 590 ہجری کو قاہرہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ مشہور عالم علامہ عراقی نے پڑھائی۔

-7 امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و اوصاف بیان کریں۔

جواب: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ متقی، صابر، پاک باز، صالح انسان، قول کے سچے اور معزز شخص تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ پائے کے ادیب اور شاعر کے طور پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ صالح انسان، قول کے سچے اور بلند کردار کے حامل تھے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

کثیر الانتخابی سوالات

-1 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہے:

(A) عبدالرافع (B) عبدالرحمٰن (C) عبدالستار (D) عبداللہ

-2 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے:

(A) ابوبکر (B) ابوالحسن (C) ابوالفضل (D) ابوسعید

-3 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے:

(A) عطاء الدین (B) نعیم الدین (C) ضیاء الدین (D) جلال الدین

-4 جلالین تصنیف ہے:

(A) امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی (B) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی (C) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی (D) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی

-5 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے:

(A) تفسیر در منثور (B) تفسیر ضیاء القرآن (C) تفسیر احسن البیان (D) تفسیر ترجمان القرآن

-6 تاریخ الخلفاء تصنیف ہے:

(A) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی (B) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی (C) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی (D) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی

-7 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی:

(A) افغانستان کے شہر کابل میں (B) ایران کے شہر تہران میں (C) اندلس کے قصبے شاطبہ میں (D) مصر کے قصبے اسیوط میں

-8 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

(A) 749 ہجری میں (B) 949 ہجری میں (C) 849 ہجری میں (D) 849 عیسوی میں

-9 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید حفظ کیا:

(A) 13 سال کی عمر میں (B) 8 سال کی عمر میں (C) 17 سال کی عمر میں (D) 5 سال کی عمر میں

-10 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حق تعالیٰ نے مجھے کمال عطا فرمایا:

(A) سات علوم میں (B) کثیر علوم میں (C) تمام علوم میں (D) مجوزہ علوم میں

-11 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے احادیث یاد ہیں:

(A) 10 لاکھ (B) 6 لاکھ (C) 2 لاکھ (D) 4 لاکھ

taleemcity.com

-12 امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی:

(A) 19 رمضان 911ہجری کو (B) 19 جمادی الاوّل 911ہجری کو

(C) 19 شوال 911ہجری کو (D) 19 شعبان 911ہجری کو

جوابات:

(B) -1	(C) -2	(D) -3	(C) -4	(A) -5	(B) -6	(D) -7	(C) -8	(B) -9	(D) -10
(C) -11	(B) -12								

مختصر جوابی سوالات

-1 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا نام، کنیت اور لقب کیا تھا؟

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام عبدالرحمن، کنیت ابوالفضل اور لقب جلال الدین تھا۔

-2 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کتنی ہیں؟ آپ کی دو مشہور تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دو تصانیف تفسیر جلالین اور تفسیر درمنثور بہت مشہور ہیں۔

-3 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اسیوط میں 849ہجری میں ہوئی۔

-4 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتنی عمر میں کس سے قرآن مجید حفظ کیا؟

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ (8) سال کی عمر میں شیخ کمال الدین ابن الھمام رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر حفظ کیا۔

-5 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے دو کے نام لکھیے۔

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے دو اساتذہ:

-1 شیخ شمس سیرامی رحمۃ اللہ علیہ -2 شیخ شمس مرزبانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ۔

-6 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کن سات علوم میں کمال درجہ حاصل کیا؟

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اللہ تعالیٰ نے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔

-7 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حج کے موقع پر کیا دعا کی؟

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حج کے موقع پر آب زم زم پیا اور دعا کی کہ: علم فقہ میں مجھے علامہ بلقینی اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانی کا رتبہ مل جائے۔

-8 امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و اوصاف بیان کریں۔

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حلیم الطبع فہم و فراست کے حامل اور علم و ادب سے محبت کرنے والی شخصیت تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مفسر و محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مؤرخ بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دنیاوی مال و متاع کی محبت نہ تھی۔

-9 علماء و مفکرین کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: علماء و مفکرین رحمۃ اللہ علیہم کی سیرت کے روشن پہلوؤں میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہمیں علم کے حصول و ترویج کے لیے کوشاں رہنا چاہیے تاکہ معاشرے سے جہالت کا خاتمہ ہو سکے اور ہمارا معاشرہ ایک پرامن و مثالی معاشرہ بن سکے۔

ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کثیر الانتخابی سوالات

-1 علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہے:

(A) ابوزید عبدالرحمن (B) ابوعبداللہ (C) ابوبکر (D) ابوصالح

-2 ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

(A) طرابلس میں (B) قسطنطنیہ میں (C) تیونس میں (D) فلسطین میں

-3 علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ ہے:

(A) مقدمہ ابن خلدون (B) تذکرۃ الاولیا (C) رسالہ قشیریہ (D) راحت القلوب

-4 تیونس شہر میں طاعون کی وبا پھیلی جب ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی:

(A) 8 سال (B) 30 سال (C) 17 سال (D) 27 سال

-5 وفات کے وقت ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی:

(A) 74 سال (B) 70 سال (C) 84 سال (D) 64 سال

-6 علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی:

(A) 818 ہجری میں (B) 860 ہجری میں (C) 828 ہجری میں (D) 808 ہجری میں

-7 علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا:

(A) ایران میں (B) تیونس میں (C) قاہرہ میں (D) مکہ میں

-8 "کتاب العبر" تصنیف ہے:

(A) ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی (B) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی (C) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی (D) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی

جوابات:

-1 (A)	-2 (C)	-3 (A)	-4 (C)	-5 (A)	-6 (D)	-7 (C)	-8 (A)

مختصر جوابی سوالات

-1 علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف دو سطروں میں تحریر کریں۔

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے مشہور و معروف مورخ، فقیہ، فلسفی اور سیاست دان تھے۔ علامہ ابن خلدون ایک خاص طرزِ تحریر کے حامل فرد تھے۔ آپ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دل چسپی کا باعث بنیں۔

-2 علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ حاکم غرناطہ کے پاس کیوں گئے؟

جواب: تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابوعنان سے وزیر مقرر ہوئے، تاہم درباری سازشوں سے تنگ آ کر حاکم غرناطہ کے پاس چلے گئے۔

-3 علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو مصر میں کس حد تک پذیرائی ملی؟

جواب: مصر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ جامعۃ الازہر میں درس و تدریس پر مامور ہوئے۔ مصر میں انھیں فقہ مالکی کا منصب قضا تفویض کیا گیا۔ اسی

عہد ے پر انھوں نے وفات پائی۔

4- علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے۔

5- علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے کن مجوزہ علوم میں دسترس حاصل کی؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے مجوزہ تعلیمی نصاب پر دسترس حاصل کی، نصاب میں قرآن مجید، حدیث نبوی، علم الکلام، نحو، ریاضی، فلسفہ اور منطق وغیرہ شامل تھے۔

6- علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے والدین اور اساتذہ کا انتقال کیسے ہوا؟

جواب: جب علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی عمر سترہ (17) برس تھی تو اس وقت تیونس میں طاعون کی وباء پھیل گئی۔ اس بیماری کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والدین اور اکثر اساتذہ کا انتقال ہو گیا۔

7- علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے ملازمت کیوں چھوڑی؟

جواب: ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ بلند خیالات اور امنگوں کے مالک تھے اس لیے یہ نوکری پسند نہیں تھی جس کی وجہ سے وہ تیونس چھوڑ کر مراکش میں جا بسے۔

8- علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی دو تصانیف کا نام لکھیے۔

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں کتاب العبر اور مقدمہ ابن خلدون بہت مشہور ہیں۔

9- علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے 808ء میں قاہرہ میں وفات پائی، وفات کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر چوہتر (74) سال تھی۔

10- علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا طرز تحریر بیان کریں۔

جواب: علامہ ابن خلدون ایک خاص طرز تحریر کے حامل فرد تھے۔ آپ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دل چسپی کا باعث بنیں۔

taleemcity.com